Digitized by khalafat Library Rabwah

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

امریکہ کی احمدی خاتون مبارکہ صاحبہ امریکہ کے سابق صدر
مسٹر جیرالڈ فورڈ کو ترجمہ قرآن کریم انگریزی پیش کررہی ہیں

مارچ 1977

(ایڈیٹر)
محمد شفیق قیصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

جلد ۲۰ نمبر ۳

ماہنامہ

امان ۱۳۵۶ ہش

مارچ ۱۹۷۷ء

خدا کے پیارے بندے

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

ناشرین

نصیر احمد قمر

عبدالسمیع خان

قیمت فی پرچہ
ایک روپیہ

چندہ سالانہ
دس روپے

پبلشر: محمد شفیق قیصر
پرنٹر: سید عبدالحئی
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دفتر ماہنامہ
"تشحیذ الاذہان"
دارالصدر جنوبی - ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

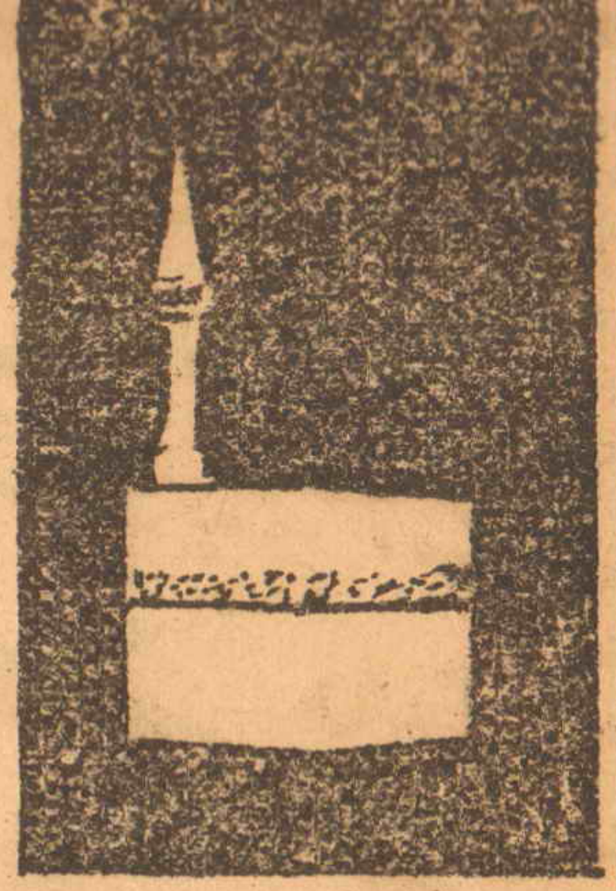

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

راست گوئی

راست گوئی سے مراد سچ بولنا ہے یعنی واقعہ صحیح صحیح بیان کر دینا اور اس میں کسی قسم کی کمی بیشی یا تبدیلی نہ کرنا۔ گویا دل اور زبان ایک ہوں اور عمل سے اس کا ثبوت ملے۔

سچ بولنا بڑی اچھی عادت ہے۔ یہ بہت سی برائیوں سے بچاتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمت اور استقلال کی ضرورت پڑتی ہے جو آدمی سچا ہوتا ہے اس سے دنیا ڈرتی ہے۔ جھوٹ بولنا کمزوری کی نشانی ہے اور اس سے بڑی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اسلام سچائی کی ترغیب دیتا ہے اور جھوٹ کی کمزوری سے پرہیز کراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راست گوئی پر زیادہ زور دیا ہے اور مختلف طور پہ ترغیب و تلقین کی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) "کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ" (توبہ: ۱۱۹) سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو

(۲) "فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰہَ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ" (محمد: ۲۱) اللہ کے متعلق اس کا سچ بولنا اُن کے لئے بہتر ہے۔

(۳) "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ" (حجرات: ۱۶)

مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ پھر کسی طرح کا شک نہ کیا اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کیا یہی سچے لوگ ہیں۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:-

(۱) "بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اس عادت سے خدا کے نزدیک وہ سچا لکھا جاتا ہے اور بیشک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اس عادت سے خدا کے نزدیک جھوٹا لکھا جاتا ہے"

Digitized by khalafat Library Rabwah

(۲) "اس چیز کو چھوڑ دو جو شک میں ڈالے یہاں تک کہ شک نہ رہے کیونکہ سچ میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں پریشانی"

(۳) "جو شخص جھوٹ کو چھوڑ دے تو مَیں اُس کے لئے جنّت کا ذمّہ دار ہُوں"

(۴) "سب سے بہتر آدمی وہ ہے جو صادق ہے"

(۵) "سچ بولنے کی کوشش کرو گو اس میں تکلیف ہو کیونکہ آخر اسی میں نجات ہے"

(۶) "جھوٹ بولنا منافقوں کی علامت ہے"

(۷) "جب تک آدمی جھوٹ نہ چھوڑے، کامل مومن نہیں ہوتا"

حضرت رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی تمام عمر اس قدر سچائی اور صداقت کے اصولوں کے پابند رہے کہ کفار مکّہ باوجودیکہ آپؐ کی تبلیغ کے خلاف تھے تاہم یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ آپؐ نے اپنی عمر میں کبھی جھوٹ بولا۔ آپؐ کا خطاب ہی "صادق و امین" پڑ گیا تھا۔

ابوجہل جو آپؐ کا سب سے بڑا مخالف اور دشمن تھا کہا کرتا تھا۔ "محمدؐ! مَیں تم کو جھوٹا نہیں کہتا البتہ تم جو کچھ کہتے ہو اُس کو مَیں نہیں مانتا۔" قرآن مجید بھی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ کفّار آپؐ کو جھٹلاتے نہیں تھے بلکہ وہ تو آیات کا انکار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ (انعام: ۳۴)

اے پیغمبرؐ! ہم جانتے ہیں کہ ان کافروں کی باتیں تم کو غمگین کرتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تم کو جھٹلاتے نہیں البتہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

جب آپؐ کو حکم ہوا کہ اپنے اہلِ خاندان کو اسلام کی دعوت دو اور آپؐ نے پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی۔ سب جمع ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ:-

"اگر مَیں کہہ دوں کہ پہاڑ کے پیچھے سے لشکر آرہا ہے تو کیا تم کو یقین آجائے گا؟"

سب نے کہا۔ "ہاں! کیونکہ ہم نے تمہیں کبھی جھوٹ بولتے نہیں سُنا۔"

بچّو! خدا اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ان احکام کی طرف توجہ کرو۔ پیغمبرِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عادات کو مدِّنظر رکھو۔ نیک بنو۔ راست گفتاری اختیار کرو اور جھوٹ کبھی نہ بولو۔ دل کی، زبان کی اور عمل کی سچائی اختیار کرو!

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

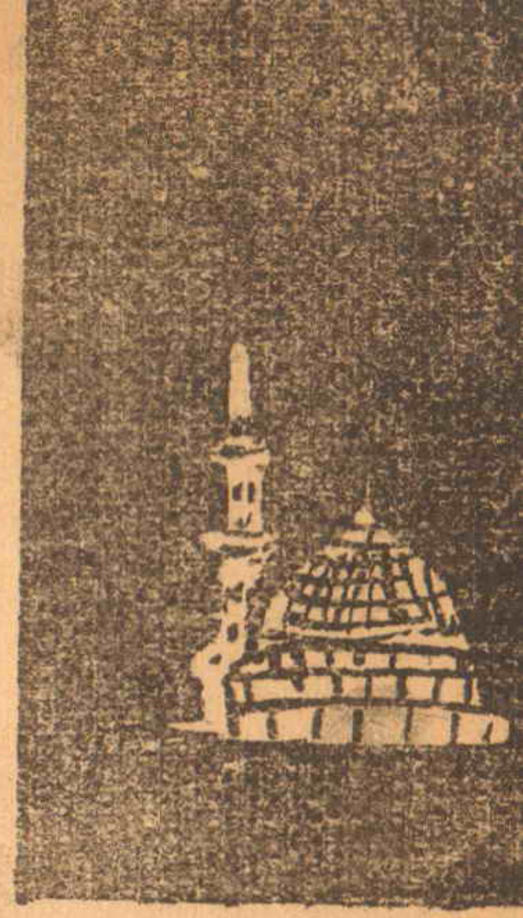

قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حقیقی مسلمان جھوٹا نہیں ہو سکتا

"عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَیْمٍ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ نَعَمْ: فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا؟ قَالَ نَعَمْ: فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا؟ قَالَ لَا۔" (موطا امام مالکؒ)

حضرت صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا مومن بزدل بھی ہو سکتا ہے؟ فرمایا "ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ پھر آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا مومن بخیل بھی ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ (مومن بخیل بھی) ہو سکتا ہے۔" پھر آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا مومن کبھی جھوٹا بھی ہو سکتا ہے؟ فرمایا۔ "نہیں!"

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جھوٹ بدترین بداخلاقی ہے۔ جو اسلام کے اصولوں سے کسی طرح بھی موافقت نہیں رکھتی۔ مومن کا بزدل ہونا ممکن، بخیل ہونا ممکن، لیکن جھوٹا ہونا ناممکن ہے۔ جس دل میں ایمان ہے اس میں جھوٹ کبھی جگہ پکڑ جائے یہ ناممکنات میں سے ہے جو لوگ دن رات جھوٹ بولتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار کرتے ہیں وہ اس حدیث کو پڑھیں اور پھر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ان کا ایمان اور اسلام کیا رہا جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مومن نہیں سمجھتے اس کو مومن کہلانے کا کیا حق ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار دوست مت بناؤ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تو کوئی کلام کرے تو تیری کلام محض صدق ہو۔ ٹھٹھے کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۰۸)

اے کاش یہ لوگ سمجھ جائیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر ہر وقت عمل کرتے رہیں اور جھوٹ کے قریب بھی نہ پھٹکیں۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

اداریہ

والدہ کی خدمت

اللہ تعالیٰ نے اولاد پر اپنے والدین کی خدمت فرض قرار دی ہے۔ اس سے روگردانی اتنی بڑی معصیت ہے کہ جو انسان کو مستحق عذاب بنا دیتی ہے اور دوسرے جہان میں بھی اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہوتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک نومسلم کے متعلق یہ شکایت پیش ہوئی کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت نہیں کرتا۔ آپؑ کو یہ سُن کر بہت دُکھ ہوا۔ آپؑ نے فوراً اس نومسلم کو اپنے دستِ مبارک سے ایک خط لکھا جس میں اُسے بتایا کہ والدہ کی خدمت سے روگردانی کر کے وہ بہت گناہ کا کام کر رہا ہے۔ آپؑ نے اُسے خبردار فرمایا کہ اگر وہ والدہ کی خدمت نہیں کرے گا تو خدا اُسے کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دے گا اور پھر اُسے پچھتانا پڑے گا۔ آپؑ کا یہ خط بے انتہا اہم ہے۔ ہم یہاں وہ خط درج کرتے ہیں۔ بچوں کو چاہیئے کہ اسے بہت غور سے پڑھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

حضور علیہ السلام کا خط

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجھ کو یہ بات سن کر بہت رنج ہوا ہے اور دل کو سخت صدمہ پہنچا کہ تم اپنی والدہ مسماۃ ٹکی کی کچھ خدمت نہیں کرتے اور سختی سے پیش آتے ہو اور دھکے بھی دیتے ہو۔ تمہیں یاد رہے کہ یہ طریق اسلام کا نہیں ہے۔ خدا اور اس کے رسولؐ کے بعد والدہ کا وہ حق ہے جو اس کے برابر کوئی حق نہیں۔ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بدزبانی سے پیش آتا ہے اور اس کی خدمت نہیں کرتا اور نہ اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے۔ پس تم خدا سے ڈرو، موت کا اعتبار نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص کی والدہ کو رات کے وقت پیاس لگی تھی۔ اس کا بیٹا اُس کے لئے پانی لے کر آیا اور وہ سو گئی۔ بیٹے نے مناسب نہ سمجھا کہ اپنی والدہ کو جگائے۔ تمام رات پانی لے کر اس کے پاس کھڑا رہا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے اور اس کو تکلیف ہو۔ خدا نے اس خدمت کے لئے اُس کو بخش دیا۔ سو سمجھ جاؤ کہ یہ طریق تمہارا اچھا نہیں ہے اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے اور بدزبانی نہ کرے۔ اور اگر باز نہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

آئے تو اُس کو طلاق دے دو۔ اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو تو مَیں خوف کرتا ہوں کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں۔ تم نہیں دیکھتے۔ کہ خدا تعالیٰ کا قہر زمین پر نازل ہے اور طاعون دنیا کو کھائے جاتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسی بدعملی کی وجہ سے طاعون کا شکار ہو۔ اگر تم اپنے مال سے اپنی والدہ کی خدمت کرو گے تو خدا تمہیں برکت دے گا۔ یہ وہی والدہ ہے کہ جس نے تمہیں دعاؤں کے ساتھ ایک مصیبت سے پالا تھا۔ اور ساری دنیا سے زیادہ تم سے محبت کی۔ پس خدا اس گناہ سے درگزر نہیں کرے گا۔ جلد توبہ کرو جلد توبہ کرو ورنہ عذاب نزدیک ہے۔ اس دن پچھتاؤ گے۔ دنیا بھی جائے گی اور ایمان بھی۔ مَیں نے باوجود کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے۔ خدا تمہیں اس لعنت سے بچاوے جو نافرمانوں پر پڑتی ہے اگر تمہاری والدہ بدزبان، خراب ہے اور کیسی ہی بدخلقی کرتی ہے۔ خواہ کیسا ہی تمہارے نزدیک بُری ہے وہ سب باتیں اُس کی معاف ہیں۔ کیونکہ اُس کے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں۔ تمہاری خوش قسمتی ہو گی کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر توبہ کرو اور سخت بدقسمتی ہو گی کہ میری اس تحریر سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود (۴)

۱۲ر فروری ۱۹۰۷ء "

اللہ تعالیٰ سب بچیوں کو حضور علیہ السلام کی اس درد انگیز نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والدین کی پوری پوری اطاعت کرنے اور ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین ثم آمین!

○

اطفال متوجّہ ہوں

سکولوں میں سالانہ امتحانات کے بعد اپنی زائد کتب یا پرانی کتب اپنے غریب و نادار بھائیوں کی امداد کے لئے دیں۔ اس سلسلہ میں تمام مجالس سکولوں کے نتائج نکلنے پر "ہفتہ خدمتِ خلق" منائیں اور اس طرح اپنے بھائیوں کی مدد کریں۔

منیر احمد حیاد ید

سیکرٹری خدمتِ خلق

Digitized by khalafat Library Rabwah

قرآنی اشارات ۲

عمل کی زندگی

گزشتہ شمارہ میں آپ کو یہ بتایا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید اپنے بندوں کے لئے اس لئے نازل کی ہے کہ وہ اسے سمجھ کر پڑھیں۔ بے سمجھے نہ پڑھا کریں۔ اس مضمون میں اس بات پر روشنی ڈالی جائے گی کہ یہ سمجھا کس لئے ہوتا ہے۔

فرض کریں کہ آپ کے پاس آپ کے کسی عزیز رشتہ دار کی طرف سے اطلاع ملتی ہے کہ میں فلاں گاڑی سے آرہا ہوں تم اسٹیشن پر پہنچ جانا۔

جب آپ کو یہ اطلاع ملتی ہے خواہ وہ خط کی صورت میں ہے یا تار کی صورت میں۔ آپ اس اطلاع کا مضمون سمجھیں گے چاہے خود سمجھیں یا کسی سے پوچھ کر، کہ اس تحریر یا تار کا یہ مطلب ہے۔

آپ اس اطلاع کو پوری طرح سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے بعد کیا کریں گے؟ کیا اس اطلاعی خط یا تار کو بار بار پڑھنا شروع کر دیں گے؟ یا سمجھنے کے بعد ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں گے؟ نہیں بلکہ تیاری کر کے گاڑی کے وقت اسٹیشن پر پہنچیں گے تاکہ آنے والے سے ملنے کو موجود ہوں۔ اگر آپ اپنے عزیز کو لینے کے لئے اسٹیشن پر نہ پہنچیں گے اور دل میں یہ کہیں کہ ہمیں جو خط یا تار ملا تھا اس کا مطلب تو ہم نے اچھی طرح سمجھ ہی لیا تھا۔ تو پھر اسٹیشن پر جانے کی کیا ضرورت تھی؟ تو لوگ آپ کا مذاق اڑائیں گے اور کہیں گے کہ یہ اطلاع اس لئے تھوڑا ہی دی گئی تھی کہ آپ صرف سمجھ لیں اور آگے کچھ نہ کریں۔ اطلاع دینے کا مطلب تو یہ تھا کہ آپ اسے سمجھ کر ٹھیک وقت پر اسٹیشن پر پہنچ جائیں۔

اگر آپ اسٹیشن پر نہیں پہنچتے تو آپ کا اس تحریر کو سمجھنا یا نہ سمجھنا برابر ہے کیونکہ کسی بات کو سمجھنے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے

اسی طرح سمجھیں کہ قرآن کریم کو پڑھ کر سمجھنا تو پہلی اور ضروری بات ہے لیکن یہ آخری بات نہیں دوسری بات ہے اس پر عمل کرنا۔ یعنی جو کچھ ہم نے قرآن کریم سے سمجھ کر پڑھا ہے اس پر عمل کریں۔

چونکہ بے سمجھے کوئی کام نہیں ہوتا۔ اس لئے پہلے علم کی ضرورت ہے اور علم کے بعد عمل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ علم ہوتا ہی اس لئے ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ اگر قرآن کریم کو صرف سمجھنا ہی ہوتا تو عرب ملکوں کے رہنے والے یہودی اور عیسائی بھی مسلمان

Digitized by khalafat Library Rabwah

کہلاتے۔ کیونکہ ان کی مادری زبان عربی ہے اور قرآن مجید کا مطلب وہ ہم سے زیادہ ہی سمجھتے ہیں۔

اب آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ اگر ہم احمدی مسلمان بھی قرآن کریم کو صرف سمجھ لیں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی طرح انہی کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل نہ کریں تو ہم میں اور اُن میں کیا فرق ہوا؟ مسلمان بھی قرآن کریم کو سمجھتا ہے اور وہ لوگ بھی قرآن کریم کو سمجھتے ہیں جو مسلمان نہیں۔ تو جب نہ مسلمان کا عمل قرآن کے مطابق ہوا اور نہ وہ سرے مذاہب کے لوگوں کا تو اس طرح دونوں ایک ہی جیسے ہو گئے۔ ان میں اور مسلمانوں میں کوئی فرق نہ رہا۔

اس لئے یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن صرف سمجھنے کے لئے نہیں دیا بلکہ سمجھنے کے بعد اس کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کے لئے دیا ہے۔ اگر آپ کو یہ بتا دیا جائے کہ سردی سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ "گرم کپڑے پہنیں" تو اس کا مطلب بالکل صاف اور واضح ہے کہ آپ کو اگر سردی لگتی ہے تو اپنے جسم کو سردی سے بچانے کے لئے گرم کپڑے پہنیں اور اگر کمرہ ٹھنڈا ہے تو اسے کسی ہیٹر یا انگیٹھی کے ذریعہ گرم کریں۔ اب اگر کوئی شخص سردی سے تنگ آکر زبان سے "گرم کپڑے، گرم کپڑے" کہنا شروع کر دے یا یہ کہہ دے کہ سردی کا علاج تو یہ ہے کہ گرم کپڑے پہنے جائیں اور کمرے کو گرم کیا جائے۔ اگر وہ یہی الفاظ کہتا جائے تو کیا ان الفاظ سے اس کا جسم سردی کے اثر سے محفوظ ہو جائیگا؟ اور اسی طرح اسے سردی کا احساس ختم ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں۔

بالکل اسی طرح قرآن پاک کے الفاظ یا آیات بار بار دُہرانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ سمجھ سمجھ کر بھی بار بار صرف بولتے رہنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ جب تک کہ اس سمجھی ہوئی بات کو اپنی روزانہ کی زندگی کا ضروری حصہ نہ بنایا جائے۔

قرآن کریم کیا ہے؟ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ زندگی کس طرح گزارنی چاہیئے۔ انسان کے خیالات کیسے ہونے چاہئیں۔ نیت یا ارادہ کیسا ہو۔ بات چیت کیسی ہو۔ عمل کیسا ہو۔ انسانوں کی برادری کے آپس میں تعلقات کس قسم کے ہونے چاہئیں۔ چھوٹوں، بڑوں اور برابر والوں سے کس قسم کا برتاؤ اور سلوک کرنا چاہیئے۔ کن کن باتوں پر عمل کیا جائے اور کن کن باتوں سے بچا جائے غرض اسی قسم کی بہت سی ضروری باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے زندگی اچھی اور سنوری ہوتی ہے اور ان احکام کے خلاف چلنے سے زندگی خراب اور برباد ہوتی ہے

جب کوئی بیمار ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو ڈاکٹر اس کا اچھی طرح معائنہ کرنے کے بعد اسے نسخہ لکھ کر دیتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ اس نسخے کو صرف سمجھ لے اور اس کو پڑھنا شروع کر دے۔ ایسا کرنے والا مریض ہرگز تندرست نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو لوگ اس پر ہنسیں گے۔

نسخہ لکھنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دوائی حاصل کر کے اس کا استعمال کیا جائے اور پھر اس کے ساتھ پرہیز بھی کیا جائے۔ یہی صورت قرآن کریم کی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری روح اور اخلاق کی بیماریوں کے لئے جو نسخہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

تجویز فرمایا ہے اس کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ صرف اس لئے نہیں کہ اسے پڑھ کر سمجھ لیا جائے بلکہ اس لئے ہے کہ اسے سمجھ کر اپنی زندگی کو اس کی ہدایتوں کے مطابق بنا لیا جائے یعنی پہلے علم حاصل کیا جائے اور پھر عمل کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں قرآن کریم پر عمل کرنے کی بہت تلقین فرمائی ہے۔ ایک جگہ اپنی جماعت کو مخاطب کر کے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اپنی جانوں کو دھوکہ مت دو اور بہت جلد راستبازوں میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

جوابات انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش (۴)

(۱) ہوائی جہاز امریکہ کے دو عظیم بھائیوں ولبر رائیٹ اور اورول رائیٹ نے ۱۹۰۳ء میں ایجاد کیا تھا۔

(۲) "پنگیانگ" عوامی جمہوریہ کوریا کا دارالحکومت ہے۔

(۳) سوویت یونین کے سکے کا نام "روبل" ہے۔ ۱۲۳۸۹

(۴) جاپان کا آتش فشاں "فوجی یاما" بلند ترین آتش فشاں ہے جس کی بلندی بارہ ہزار تین سو نواسی فٹ ہے

(۵) "کوالہ ریچھ" نامی جانور آسٹریلیا میں پایا جاتا ہے۔

(۶) "ٹارزن" مشہور مصنف "ایگر رائس براز" کی تخلیق ہے۔

(۷) سب سے پہلے ایجاد ہونے والے انجن کا نام "راکٹ" تھا جس کی زیادہ سے زیادہ رفتار چھتیس ۳۶ میل فی گھنٹہ تھی۔

(۸) تھرمامیٹر اٹلی کے مشہور سائنسدان "گلیلیو" نے ایجاد کیا تھا۔

(۹) سب سے بڑا مینارہ "جیو پیٹر" ہے جس کا قطر اٹھاسی ہزار سات سو ستر (۸۸۷۷۰) میل ہے

(۱۰) جان کیبٹ جو کہ اٹلی کا رہنے والا تھا اور ہنری ہفتم کی ملازمت میں تھا۔ کو چین تک کا آسان راستہ دریافت کرنے کے لئے بھجوایا گیا تھا لیکن راستے میں ایک اور جزیرہ نظر آیا جس کا نام اس نے "نیو فاؤنڈ لینڈ" یعنی نئی دریافت شدہ زمین رکھ دیا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

اَے مِرے قادرِ خُدا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِن دِلوں کو خُود بدَل دے اَے مِرے قادرِ خُدا
تُو تو ربّ العالمیں ہَے اور سب کا شہریار
تیرے آگے محو یا اثبات ناممکن نہیں
جوڑنا یا توڑنا یہ کام تیرے اختیار
ٹُوٹے کاموں کو بنا دے جب نگاہِ فضل ہو
پھر بنا کر توڑ دے اِک دم میں کر دے تار تار
تُو ہی بگڑی کو بنا دے توڑ دے جب بن چکا
تیرے بھیدوں کو نہ پاوے شور کرے کوئی بچار
جب کوئی دِل ظُلمتِ عصیاں میں ہووے مُبتلا
تیرے بِن روشن نہ ہووے گو چڑھے سُورج ہزار

(دُرِّثمین)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

نذرانۂ عقیدت

بدرگاہِ ذیشان خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق فرمایا:—

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا اور اس مصیبت اور یتیمی کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں بھی چرائیں اور بجز خدا کے کوئی متکفل نہ تھا اور پچیس برس تک پہنچ کر بھی کسی چچا نے بھی آپ کو اپنی لڑکی نہ دی کیونکہ جیسا کہ بظاہر نظر آتا تھا آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے اخراجات کے متحمل ہو سکیں اور نیز محض اُمّی تھے اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں جانتے تھے پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہنچے تو یک دفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچا گیا۔ ایک غار مکّہ میں چند میل کے فاصلے پر ہے جس کا نام حرا ہے۔ آپ اکیلے وہاں جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے اور اپنے خدا کو یاد کرتے۔ ایک دن اسی غار میں آپ پوشیدہ طور پر عبادت کر رہے تھے۔ تب خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر ہوا اور آپ کو حکم ہوا کہ دنیا نے خدا کی راہ کو چھوڑ دیا ہے اور زمین گناہ سے آلودہ ہو گئی ہے۔ اس لئے میں تجھے اپنا رسول کر کے بھیجتا ہوں۔ اب تو اور لوگوں کو متنبہ کر کہ وہ عذاب سے پہلے خدا کی طرف رجوع کریں۔ اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ میں ایک اُمّی یعنی ناخواندہ آدمی ہوں اور عرض کیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ تب خدا نے آپ کے سینہ میں تمام روحانی علوم بھر دیئے اور آپ کے دل کو روشن کیا تھا۔ آپ کی قوتِ قدسیہ کی تاثیر سے غریب اور عاجز لوگ آپ کے حلقہ اطاعت میں آنے شروع ہو گئے اور جو بڑے بڑے آدمی تھے، انھوں نے دشمنی پر کمر باندھ لی۔ یہاں تک کہ آخر کار آپ کو قتل کرنا چاہا اور کئی مرد اور کئی عورتیں بڑے عذاب کے ساتھ قتل کر دیئے گئے اور آخری حملہ یہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر لینے کے لئے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ مگر جس کو خدا بچاوے اس کو کون مارے۔ خدا نے آپ کو اپنی وحی سے اطلاع دی کہ آپ اس شہر سے نکل جائیں۔ اور میں ہر قدم میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ پس آپ شہر مکّہ سے ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر

Digitized by khalafat Library Rabwah

نکل آئے اور تین رات تک غارِ ثور میں چھپے رہے۔ دشمنوں نے تعاقب کیا اور ایک سُراغ رساں کو لے کر غار تک پہنچے۔ اس شخص نے غار تک قدم کا نشاں پہنچا دیا اور کہا کہ اس غار میں تلاش کرو۔ اس کے آگے قدم نہیں۔ اور اگر آگے گیا ہے تو پھر آسمان پر چڑھ گیا ہوگا۔ مگر خدا کی قدرت کے عجائبات کی کون حد بست کر سکتا ہے۔ خدا نے ایک ہی رات میں یہ قدرت نمائی کی کہ عنکبوت نے اپنی جالی سے غار کا تمام منہ بند کر دیا اور ایک کبوتری نے غار کے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دے دیئے۔ اور جب سراغرساں نے لوگوں کو غار کے اندر جانے کی ترغیب دی تو ایک بڈھا آدمی بولا۔ کہ یہ سراغرساں تو پاگل ہو گیا ہے۔ میں تو اس جالی کو غار کے منہ پر اس زمانہ سے دیکھ رہا ہوں۔ جب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ اس بات کو سن کر سب لوگ منتشر ہو گئے اور غار کا خیال چھوڑ دیا۔

اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بخیر و خوبی طور پر مدینہ میں پہنچے اور مدینہ کے اکثر لوگوں نے آپ کو قبول کر لیا۔ اس پر مکہ والوں کا غضب بھڑکا اور افسوس کیا کہ ہمارا شکار ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور پھر کیا تھا۔ دن رات انھیں منصوبوں میں لگے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں اور کچھ تھوڑا گروہ مکہ والوں کا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا وہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مختلف ممالک کی طرف چلے گئے۔ بعض نے حبشہ کے بادشاہ کی پناہ لے رکھی تھی اور بعض مکہ میں ہی رہے کیونکہ وہ سفر کرنے کے لئے زادِ راہ نہیں رکھتے تھے اور وہ بہت دُکھ دیئے گئے۔ قرآن شریف میں ان کا ذکر ہے کہ کیونکر وہ دن رات فریاد کرتے تھے۔

اور جب کفارِ مکہ کا حد سے زیادہ ظلم بڑھ گیا اور انھوں نے غریب عورتوں اور یتیم بچوں کو قتل کرنا شروع کیا اور بعض عورتوں کو ایسی بے دردی سے مارا کہ اُن کی دونوں ٹانگیں دو رسّوں سے باندھ کر دو اونٹوں کے ساتھ وہ رسّے خوب جکڑ دیئے اور پھر اونٹوں کو دو مختلف جہات میں دوڑایا اور اس طرح وہ عورتیں دو ٹکڑے ہو کر مر گئیں۔

جب بے رحم کافروں کا ظلم اس حد تک پہنچ گیا۔ خدا نے جو آخر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ اپنے رسولؐ پر اپنی وحی نازل کی کہ مظلوموں کی فریاد میرے تک پہنچ گئی۔ آج میں اجازت دیتا ہوں کہ تم بھی اُن کا مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جو لوگ بے گناہ لوگوں پر تلوار اُٹھاتے ہیں۔ وہ تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے۔ مگر تم زیادتی مت کرو کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

(پیغام صلح" صفحہ ۲۴ تا صفحہ ۲۶ ، مرسلہ عبد السلام طارق۔ ربوہ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

آریہ دھرم

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کا دن احمدیت کی تاریخ میں وہ عظیم الشان دن تھا جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہندوؤں کے ایک فرقہ آریہ سماج کے لیڈر پنڈت لیکھرام کے بارہ میں کی ہوئی پیشگوئی صداقتِ احمدیت کے لئے ایک روشن دلیل کے طور پر حرف بہ حرف پوری ہوئی۔

لیکھرام۔ ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اسلام کا ایک بہت بڑا دشمن تھا اور ہمارے پیارے آقا حضرت خاتم الانبیاءؐ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ وہ قرآنی آیات کے انتہائی غلط اور غلیظ معنی کیا کرتا تھا اور اسلام کے خلاف سخت گندی اور فحش باتیں کہا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بہت دفعہ اُسے سمجھایا اور اُسے اسلام کی صداقت کا قائل کرنے کی کوشش فرماتے رہے لیکن وہ اپنی دشمنیٔ اسلام و رسولؐ میں بڑھتا گیا۔ جب یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں فحش کلامی میں بڑھتا گیا اور حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں ہنسی مذاق کرنے لگ گیا اور کھلے عام یہ کہنے لگ گیا کہ مجھے کوئی نشان کیوں نہیں دکھاتے تو حضرت مسیح موعودؑ نے اُس کے متعلق خدائے بزرگ و برتر سے دعا کی تو خدا نے حضورؑ کو بتایا کہ وہ جلد ہلاک کیا جائے گا۔ اس پیشگوئی کو شائع کروانے سے پہلے حضورؑ نے لیکھرام سے پوچھا کہ تم چاہو تو اسے شائع کر دیا جائے اور اگر چاہو تو اسے ابھی شائع نہ کیا جائے۔ لیکن حضورؑ کی تحریر کے جواب میں اُس نے لکھا کہ:-

"میں آپ کی پیشگوئی کو فضول اور واہیات سمجھتا ہوں۔ میرے حق میں جو چاہو۔ شائع کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے اور میں کچھ خوف نہیں کرتا۔"

(بحوالہ استفتاء ص۹)

مگر چونکہ پیشگوئی میں الہٰی تک وقت کی تعیین نہیں تھی اور لیکھرام وقت کی تعیین چاہتا تھا۔ لہٰذا حضورؑ نے اُس وقت تک پیشگوئی کو شائع نہ کیا جبتک کہ خدائے عزّ و جل کی طرف سے وقت کی تعیین نہ ہو گئی۔ آخر حضورؑ نے خدا تعالیٰ سے یہ خبر پا کر کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے لے کر چھ برس کے اندر لیکھرام

Digitized by khalafat Library Rabwah

پر ایک دردناک عذاب آئے گا۔ جس کا نتیجہ موت ہوگا
اس پیشگوئی کو شائع فرما دیا۔ اور ساتھ ہی حضورؑ نے
لکھا کہ اب میں تمام مذاہب کے فرقوں کو بتانا چاہتا ہوں
کہ:۔

"اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں
آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء
سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو
معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت
اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو
سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں"

اس کے بعد ۶ر اپریل ۱۸۹۳ء کو حضرت مسیح موعودؑ کو
ایک رویاء میں ایک شخص دکھلایا گیا جو کہ بڑی ہی
خوفناک شکل والا اور قوی ہیکل تھا۔ جس نے حضورؑ سے
لیکھرام کے بارہ میں دریافت کیا۔ گویا حضورؑ کو لیکھرام
کا قاتل بھی پہلے سے ہی رویاء میں دکھا دیا گیا تھا۔ اب
میں لیکھرام کے قتل کے واقعہ کی طرف آتا ہوں۔

لیکھرام نے مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک
شروع کی ہوئی تھی۔ اسی تحریک کے دوران ایک شخص جس
کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ اس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا تھا
لیکھرام کے پاس آیا۔ اس نے لیکھرام سے کہا کہ وہ مسلمان
سے ہندو ہونا چاہتا ہے۔ لوگوں نے اس کی آنکھوں سے
خون ٹپکنے اور اس کی ڈراؤنی شکل کی وجہ سے لیکھرام کو
سمجھایا کہ اسے اپنے پاس نہ رکھو لیکن اس نے لوگوں کے
کہنے کے باوجود اسے اپنے پاس رکھ لیا اور پھر آہستہ
آہستہ اس شخص پر لیکھرام کا اعتبار بڑھتا گیا۔ لیکھرام
نے اس کو ہندو بنانے کے لئے وہی دن مقرر کیا جس دن
کہ وہ زخمی ہوا۔

۶ر مارچ ۱۸۹۷ء ہفتہ کے دن شام کے وقت
لیکھرام لاہور میں اپنے مکان کی اوپر والی منزل پر برشہ بدن
کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ لکھتے لکھتے تھک کر کھڑا ہو گیا۔
اور انگڑائی لی۔ اس کی انگڑائی لینے کے دوران اس ہندو
ہونے والے شخص نے اس کے پیٹ میں خنجر پیوست کر دیا
اور انتڑیاں کاٹنے کے لئے کئی بار اس خنجر کو گھمایا۔ اس وقت
لیکھرام کے منہ سے بیل کی طرح بڑے زور سے چیخ نکلی۔
جس کو سنتے ہی اس کی بیوی اور والدہ اس کمرہ میں آگئیں
لیکن قاتل غائب ہو گیا۔ رشتہ داروں کے شور سے محلہ
کے لوگ بھی جمع ہو گئے۔ مگر کسی کو بھی قاتل کا کچھ علم نہ
ہوا۔ نہ کسی نے اس کو نیچے اترتے دیکھا اور نہ ہی وہ شخص
گھر میں ملا۔ زخمی ہونے کی حالت میں اسے میو ہسپتال
پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں کی سر توڑ کوشش کے باوجود وہ
نہ بچ سکا اور آخر کار سخت دکھ کے عذاب میں مبتلا
ہو کر تڑپ تڑپ کر دو بجے رات یعنی اتوار کی صبح سے
پہلے چل بسا اور خدا تعالیٰ کا کلام پوری شان سے پورا
ہوا کہ ؎

"کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افتراء
ہوگا وہ قتل ہے یہی اس جرم کی سزا"

اور یہی وہ دن تھا جس کے بارہ میں پہلے ہی سے
خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بتا دیا تھا کہ اس
روز وہ قتل کیا جائے گا۔ آخر لیکھرام کی نعش کا پوسٹمارٹم
ہوا اور نعش چیری پھاڑی گئی اور پھر چتا میں جلا کر

Digitized by khalafat Library Rabwah

اس کی نعش کی راکھ کو دریائے راوی میں بہا دیا گیا۔ اور اس طرح خدا کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ناحق الزام تراشی کرنے والا اور فحش کلامی کرنے والا خدا کے اس زمانہ کے مجدد اور مسیح کی پیشگوئی کے مطابق دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بن کر اپنے انجام کو پہنچا۔ اور دنیا کے لئے صداقتِ احمدیت کا ایک نشان بنا ؎

"جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتر پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے"

خدا کے فرستادہ کی بددعا کے نتیجہ میں رونما ہونے والا یہ واقعہ دنیا کو کبھی نہ بھولے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک اشتہار میں قتل لیکھرام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے بارہ میں نہایت پُرشوکت الفاظ میں یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے مذہب اور ہندوؤں کے مذہب کا خدا تعالیٰ کی درگاہ میں ستر۷۰ برس سے ایک مقدمہ دائر تھا۔ سو آخر ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے اجلاس میں اس اعلیٰ عدالت نے مسلمانوں کے حق میں ایسی ڈگری دی جس کا نہ کوئی اپیل اور نہ مرافعہ۔ اب یہ واقعہ دنیا کو کبھی نہیں بھولے گا۔ آریہ صاحبوں کو چاہیئے کہ اب گورنمنٹ کو ناحق تکلیف نہ دیں مقدمہ صفائی سے فیصلہ پا چکا۔"

اس کے علاوہ ہر طبقہ کے تقریباً ۱۰۰ مسلمان۔ ہندو سکھ اور آریہ صاحبان نے گواہی دی کہ:۔

"پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہو گئی اور یہ کہ مرزا صاحب سچے ہیں اور اس میں کسی سازش اور منصوبہ کا کوئی دخل نہیں۔"

عزیز بھائیو! خدا کے انبیاء اور فرستادوں کے مقابلہ میں کھڑے ہونے والے ہمیشہ ناکام و نامراد ہوتے ہیں اور خدا کی خاص حکمتوں کے تحت اُن کا نام و نشان بھی دنیا سے مٹا دیا جاتا ہے۔ لیکن خدا کے فرستادے ہمیشہ خدائی نصرت اور تائید سے کامیاب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سب کو احمدیت کی صداقت میں ظاہر ہونے والے روشن نشانات سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

○

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

قائدین مجالس، ناظمین و مربیانِ اطفال مطلع ہیں کہ امسال اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۷ و ۲۹ مئی بروز جمعہ و اتوار منعقد ہو رہے ہیں (انشاء اللہ العزیز)

تمام اطفال کو کورس کے مطابق امتحان کی پوری تیاری کروائی جائے۔ (جزاکم اللہ!)

(جمال الدین شمس سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

محترم مولوی محمد صدیق امرتسری ربوہ

آؤ کچھ انؐ کہیں کی بات کریں
آسمان و زمیں کی بات کریں

رحمتِ عالمینؐ کی بات کریں
سیّد المرسلینؐ کی بات کریں

اور باتیں تو ہوتی رہتی ہیں
شاہِ دُنیا و دینؐ کی بات کریں

خاتم الانبیاءؐ ہے جن کا لقب
اُس رسُولِ امینؐ کی بات کریں

سب سے پیارے نبیؐ جو ہیں ہم کو
اُن کے نورِ جبینؐ کی بات کریں

اُن کے قرآن اُن کی سنّت کی
اُن کے قولِ حسینؐ کی بات کریں

ہُوئے پیدا جہاں جہاں پہ رہے
اُس مقدّس زمیں کی بات کریں

یعنی مکّہ مکرّمہ کی ـــــ اور
یثربِ دل نشیںؐ کی بات کریں

اُن کے پیارے محبِّ اعظمؐ
مہدیؑ و جانشینؐ کی بات کریں

نام جن کا غلامِ احمدؑ ہے
اُس امامِ حسینؐ کی بات کریں

ذکرِ خیر اوّلیں صحابہؓ کا
اور پھر آخریں کی بات کریں

بعثتیں جس نبیؐ کی ہیں دونوں
اُس شہنشاہِ دینؐ کی بات کریں

بھیجیں اُن پر سدا درود و سلام
لب پہ ہر دم رہے اُنہیں کا نام

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد اشرف نوشاہی کراچی

خدا کی عنایت اور فضل کے زیر سایہ ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلیغظیر اخلاق کا انتہائی خوب صورت نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے چنانچہ سخاوت، شجاعت، رحمت اور عدالت کے ایسے ایسے واقعات آپ سے منسوب ہیں کہ دنیا کی پیدائش سے قیامت تک اس کی مثال ڈھونڈنا ممکن نہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ میں سب سے افضل ہیں کیونکہ اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے اُن کاموں سے ثابت ہوتی ہے جن سے نوعِ انسانی کی سچی ہمدردی سب انبیاء سے بڑھ کر ظاہر ہو تو ہر انسان اس بات کا معترف ہے کہ اس صفت میں یعنی رحمت کی صفت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نظیر نہیں ؎

"محمد رحمۃ للعالمین ہے
ہدیٰ کہ جس کے احساں سے دبا ہے"

چڑیا کے بچوں پہ شفقت، بلکتے اونٹ کی فریاد سن کر مالک کو نصائح کرنا، اور مسجد میں کھجور تکلے تکھ کے ماروں کی فریادیں سننا یہ سب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے چند نمونے ہیں اور جہاں تک عالم انسانی کے لئے مجسم رحمت ہونے کا تعلق ہے تو اس کی تفاصیل جمع کرنا انسانی کام نہیں۔

اوّل سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب یتیمی کی حالت میں حلیمہ سعدیہ کے سپرد ہوئے تو تاریخ گواہ ہے کہ آپؐ حضرت حلیمہ کے گھر کے تمام انسانوں، جانوروں اور در و دیوار کے لئے رحمت کا نشان بنے۔ پھر عمر کے ساتھ صفاتِ عالیہ کو عروج حاصل ہوا حتیٰ کہ طائف کی گلیوں میں اوباش چھوکرے اور بدمعاش لوگوں نے آپؐ پر پتھراؤ کر کے لہولہان کر دیا۔ فرشتے نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اجازت ہو تو اس شریر قوم پر پہاڑ الٹا دیا جائے۔ تو حضورؐ نے فرمایا ——
"نہیں ——" اور دعا کی کہ میں ان کی ہدایت کے لئے آیا ہوں ہلاکت کے لئے نہیں۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

؎ "یا ظلم کا عفو سے انتقام لیا"

علیک، الصلوٰۃ علیک السّلام

پھر ہجرتِ مدینہ کے موقع کا مشہور واقعہ کسے یاد نہیں۔ جب اہلِ مکہ نے اعلان کیا کہ جو محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا اُس کے ساتھی ابوبکرؓ کو زندہ یا مُردہ پکڑ لائے اُسے سَو اونٹ انعام دیئے جائیں گے۔

لالچی سراقہؓ آپؐ کے قریب پہنچ کر اونٹ سے گر جاتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ بے شک مجھ پر یہ آفت آپؐ کے باعث بنی مجھے معاف کر دیں تب آپؐ نے اسے نہ صرف معاف کر دیا بلکہ کسریٰ کے کنگن ملنے کی بشارت بھی دی (یہ بشارت حضرت عمرؓ کے عہد میں پوری ہوئی)

اور جب دشمنوں پر فتح پا کر آپؐ واپس مکہ آئے تو وہی شہر، وہی میدان اور وہی گلیاں سامنے تھیں جہاں آپؐ کے پیروانوں کو تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ گلیوں میں گھسیٹا گیا، اونٹوں سے ٹانگیں باندھ کر زندہ انسان چیرے گئے۔ نیزوں پر لٹکیں بڑی بے دردی سے شہید کیا گیا۔ دہکتی آگ پر ننگے جسم لٹا کر انگارے بجھائے گئے اور تین سال تک سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ یہ سب واقعات آپؐ کے سامنے تھے لیکن رحمۃ للعالمینؐ کے مبارک منہ سے جو مقدس الفاظ نکلے وہ یہ تھے کہ:-

"اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ"

یعنی۔ جاؤ! آج تم سب آزاد ہو۔ آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ تم سے کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جذبۂ رحمت عارضی نہیں تھا بلکہ مستقل طور پر سیرتِ نبویؐ کا حصّہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ زیدؓ بن حارث نے جو آپؐ کا غلام تھا۔ آزاد کئے جانے اور گھر والوں کے اصرار کے باوجود) اپنے گھر جانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ "مجھے رحمت محمدیؐ کی قید ہر آزادی سے پیاری ہے۔"

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو زندگی آپؐ کے مقامِ رحمت کی گواہ ہے۔ نو بیویوں میں سے ہر ایک کے گھر باری باری جانا، کام کاج میں اُن کا ہاتھ بٹانا اور پیاری بیٹی فاطمہؓ کے گھر جا کر اُن کے بچوں سے پیار کرنا آپؐ جیسے مصروف ترین انسان کے لئے کیسے ممکن تھا اس کا علم خدائے لَم یزل کو ہے جو کہتا ہے کہ:-

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"

ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے

اہلِ خانہ سے محبت بھرے سلوک کے ساتھ ساتھ غرباء کا بھی ہر دم خیال رہتا۔ ہمیشہ سے یہ طریق رہا کہ اپنے خادمِ خاص حضرت انسؓ یا اپنے ساتھی حضرت ابوہریرہؓ سے فرماتے کہ "جاؤ آج غرباء کو بلا

Digitized by khalafat Library Rabwah

آج اُن کو دودھ پلائیں گے یا کچھ کھجوریں تحفہ میں آئی ہیں وہ کھلا کر ان کی دعوت کریں گے۔ سبحان اللہ!

پھر روزانہ رات کو پانچ دس مہمانوں کو ہمراہ کھانا کھلاتے تھے۔ تمام دنیا کے لئے یہ چیلنج آج بھی موجود ہے کہ ایسا حسین سلوک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کی زندگی میں دکھلاوے ایسا مبارک اور مقدس وجود اور کون سا ہے کہ جو ہر مخلوق کے لئے رحمت ہو۔ مرد کے لئے، عورت کے لئے، باپ کے لئے، بیٹے کے لئے، غرض ہر ایک کے لئے کامل نمونہ، عظیم الشان آئیڈیل، جس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں برطانیہ کے مشہور ادیب برنارڈ شا کا یہ نظریہ تھا کہ:-

"آپؐ ایک حیرت انگیز انسان ہیں اور میرے نزدیک اس بات سے بہت بلند ہیں کہ آپؐ کو مسیحؑ کا حریف یا مدمقابل سمجھا جائے بلکہ آپؐ کو تو "انسانیت کے نجات دہندہ" کا خطاب ملنا چاہیئے۔"

اس بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیر اقوام بھی یہ خلوصِ دل سے تسلیم کر چکی ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انسانیت کے محسنِ اعظم تھے اور ہر نبی سے بہت بلند شان والے نبیؐ۔ پس ہمیں عہد کر لینا چاہیئے کہ ہم محمدؐ کے دیوانے بن کر دنیا کو سنواریں گے۔ حضرت محمدؐ کا پیغام تمام دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا ذریعہ ہمارا اخلاق اور کردار ہے۔ ہم میں سے ہر ایک مبلغِ اسلام بن سکتا ہے۔ اگر ہم شہد کی مکھیوں کی طرح اسلام کے پھول سے لپٹ جائیں ہر فحاشی اور بے حیائی کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائیں۔ حضرت محمدؐ کی پاک تعلیمات کو اپنا کر صداقت اسلام کے سب سے بڑے نشان بن جائیں اور دنیا پر ثابت کر دیں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہی سچا اور کامل مذہب ہے اور وہی دنیا کے تمام مسائل حل کر سکتا ہے۔

آیئے! ہم کھڑے ہو جائیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نکھم پر، محمدؐ کے پیارے نام پہ ایک ہو جائیں! اور یہ عہد کر لیں کہ:-

"شعور لے کے محمدؐ کے آستانے کا
مزاج بدلیں گے ہم اس نئے زمانے کا"

ضروری تصحیح

گزشتہ شمارہ میں "انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش ۳" کے جوابات صفحہ ۴۶ پر غلطی سے سوال (۱) کا جواب "سائیگون" شائع ہو گیا ہے۔ دراصل شمار دیتنام کا دارالخلافہ "ہنوئی" ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ماہ مارچ (امان) — تاریخ اسلامی کے آئینہ میں

سید عابد حسین عزیز۔ ربوہ

یکم مارچ ۱۹۰۶ء۔ رسالہ "تشحیذ الاذہان" قادیان سے جاری ہوا

۳ر مارچ ۱۹۲۴ء۔ ترکیہ میں خلافتِ عثمانیہ کا خاتمہ ہوا

۴ر مارچ ۱۱۹۳ھ۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کی وفات ہوئی۔

۵ر مارچ ۱۹۱۰ء۔ مسجد نور قادیان کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

۶ر مارچ ۱۸۹۷ء۔ پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق قتل ہوا

۷ر مارچ ۶۳۲ء۔ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بار حج کرنے کے بعد میدانِ عرفات میں خطبہ ارشاد فرمایا جو خطبہ حجۃ الوداع کہلاتا ہے

۸ر مارچ ۱۹۰۴ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "تتمہ حقیقت الوحی" شائع ہوئی۔

۹ر مارچ ۱۹۰۷ء۔ امریکہ کا پادری الیگزینڈر ڈوئی۔ مدعی نبوت حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق ذلیل و اصل جہنم ہوا

۱۰ر مارچ ۱۹۵۴ء۔ مسجد مبارک ربوہ میں ایک شقی القلب نے حضرت مصلح موعود رضؓ پر قاتلانہ حملہ کیا۔

۱۱ر مارچ ۱۸۹۹ء۔ حضرت مسیح موعود کا ہوشیارپور میں عربی کے بارہ مباحثہ ہوا

۱۲ر مارچ ۱۹۴۴ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے لاہور میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

۱۳ر مارچ ۱۹۱۴ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا وصال ہوا

۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء۔ خلافت ثانیہ کے بابرکت دور کا آغاز ہوا

۱۵ر مارچ ۶۲۳ء۔ جنگ بدر ہوئی

۱۶ر مارچ ۱۵۲۷ء۔ آگرہ کے مقام پر ظہیر الدین بابر بانی خاندان مغلیہ اور سنبدو راجہ رانا سانگا کے مابین لڑائی ہوئی

۱۷ر مارچ ۱۹۰۱ء۔ حضرت مسیح موعودؑ نے طاعون کے بارہ میں لوگوں کو انتباہ کیا۔

۲۰ر مارچ ۱۸۹۴ء۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان چاند گرہن ظاہر ہوا

۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء: جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔

۲۴ر مارچ ۱۹۷۰ء: جدہ میں اسلامی ملکوں کی کانفرنس ہوئی

۲۸ر مارچ ۱۹۳۶ء۔ سب سے پہلا اجتماعی وقار عمل۔ قادیان کے علاقہ ریتی چھلہ سے لے کر پرانے اڈہ تک ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔

۲۹ر مارچ ۱۹۲۵ء۔ جنگ احد و توزک بابری ہوئی۔

۳۱ر مارچ ۹۹۹ء۔ فاطمی فوج کے سالار اعظم جوہر نے معز میں جامعہ ازہر کی بنیاد رکھی۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں

حافظ فضل الرحمٰن بشیر ربوہ

دستِ قدرت میں مخفی ہے سب رازِ حیات
موت کے پیالوں میں بھی ہے شرابِ زندگی
(المصلح الموعود رضؓ)

قارئین کرام! آپ میری اس بات سے یقیناً اتفاق کریں گے کہ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے اُسی دن سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے والے اور اس کی راہ میں ہنسی خوشی اور بشاشت کے ساتھ موت کو قبول کرنے والے موجود ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہمیشہ کی زندگی اور فلاح و نجات کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اسی مضمون کو مندرجہ بالا شعر میں سمو کر رکھ دیا گیا ہے۔ بلاشبہ ان خوش قسمت لوگوں کی تعداد و عدد و حساب سے بالاتر ہے۔ مگر چند ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنی حیاتِ مستعار گزار کر صفحۂ ہستی پر انمٹ نقوش چھوڑ جاتے ہیں اور اس وقت میرے ذہن کی سکرین پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے شوقِ قربانی کا وہ مشہور واقعہ گزر رہا ہے جبکہ آپ کے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ:۔

"جاؤ اور اپنے بیٹے کو جا کر ذبح کر دو"

چنانچہ آپ فوراً مکہ روانہ ہو گئے وہاں پہنچے تو لائق اور سعادتمند فرزند نے بڑے شوق و ادب سے باپ کی آواز بھگت کی۔ حضرت ابراہیمؑ بیٹے کو الگ لے گئے اور خدا کا حکم اور اپنا عزم بیان کیا۔ حضرت اسماعیلؑ نے ایک لمحہ تامل کئے بغیر جواب دیا:۔

"میرے محترم باپ! جو حکم دیا گیا ہے اُسے فوراً بجا لائیں۔ آپ مجھے انشاء اللہ صابر و فرماں بردار پائیں گے۔"

دونوں باپ بیٹا خیمہ میں گئے۔ پندرہ برس کا نوجوان لڑکا زمین پر لیٹ گیا اور سو برس کا بوڑھا باپ چھری لے کر اپنے رب پر بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ آسمان اور زمین اس دلدوز نظارہ سے کانپ اٹھے اور فرشتوں نے اس عجیب منظر کو نہایت حیرت سے دیکھنا شروع کیا۔ دنیا کی تمام تاریخیں پڑھ جائیں ہیں تاریخ عالم کا کوئی بھی ایسا حیران کن واقعہ نظر نہیں آئے گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے چھری اٹھائی اور بیٹے کے گلے پر رکھ دی۔ فوراً آسمان کے دریچے وا ہوئے اور خدائی آواز یہ کہتی ہوئی سنائی کہ:۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

"اے ابراہیمؑ! ہمارا مقصد تیرے بیٹے
کی قربانی نہیں تھا بلکہ ہم تیری محبت و
وفا کا امتحان لینا چاہتے تھے اور ہم
تجھے اس امتحان میں کامیابی کی وجہ
سے تمام قوموں کا امام بناتے ہیں اور
تجھے اتنی اولاد عطا کریں گے کہ زمین
پر ریت کے ذروں اور آسمان کے
ستارے گنے جائیں گے لیکن تیری نسل
نہیں گنی جائے گی۔"

ذرا غور فرمائیے اس واقعہ پر کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اس محبت و وفا کے امتحان میں پورا اترنے پر کتنا بڑا اجر دیا اور کس طرح اپنے وعدہ کو پورا کیا کہ آج چار ہزار برس گزرنے کے باوجود آپؑ کی اولاد دنیا کے گوشے گوشے اور چپے چپے پر پائی جاتی ہے۔

پس خدا کی راہ میں مرنا، مرنا نہیں بلکہ حقیقتاً زندہ ہونا ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی زندہ ہیں۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ بھی مر کر زندہ ہیں اور رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے۔

پس عزیز بھائیو! جب مرنا ہی مقدر ہے تو کیوں نہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دی جائے؟ جس کے نتیجہ میں دونوں جہان کی نعمتیں خدا تعالیٰ ہمارے قدموں میں ڈال دے گا اور یاد رکھیئے! اس زمانہ میں پھر خدا تعالیٰ نے قرون اولیٰ کا وقت پیدا کر دیا ہے۔ اب پھر ہماری آزمائش اور امتحان کا وقت ہے۔ ہمیں پھر یہ موقع دیا گیا ہے کہ ہم خدا، اسلام اور احمدیت کے لئے

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تری راہ میں"

کہتے ہوئے قربانیاں دیں اور اپنے ربِّ کریم کے حضور سرخرو ہوں ؎

"ہم پاسبانِ دینِ یزداں پیکرِ ایثار ہیں
مسکرا کر جان دینے کے لئے تیار ہیں"

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی انہی خوش قسمت لوگوں میں شامل کرے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مر کر دونوں جہانوں میں خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو پا لیتے ہیں۔ آمین!

ہر قسم کا سامانِ سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ
سائنٹیفک سکول
گنپت روڈ لاہور سے کو یاد رکھیں!
فون سے
۶۴۵۰۰

Digitized by khalafat Library Rabwah

وفائے عہد

محمد الیاس منیر ربوہ

مسلمانوں کے فتح اسپین سے کچھ عرصہ بعد کا واقعہ ہے کہ ایک ہسپانوی نوجوان نے غصہ میں آکر ایک عربی النسل نوجوان کو جان سے مار ڈالا اور اپنی جان بچا کر بھاگا۔ اور ایک باغ میں جا گھسا۔ جہاں اس کی ملاقات ایک عمر رسیدہ بوڑھے سے ہوئی۔ اُس نے اس بوڑھے سے پناہ مانگی تاکہ دشمنوں سے محفوظ رہے۔ بوڑھا رحم دل تھا۔ اس نے اسے ایک جگہ چھپا دیا اور وعدہ کیا کہ وہ اسے کوئی گزند نہ پہنچنے دے گا۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ باغ کے چاروں طرف کہرام مچ گیا۔ اور لوگوں کے رونے چیخنے کی آوازیں آنے لگی۔ کچھ ہی لمحوں میں کچھ لوگ ایک نعش اٹھائے ہوئے مکان میں داخل ہوئے یہ بوڑھے کے جوان بیٹے کی نعش تھی۔ جسے اس ہسپانوی نوجوان نے قتل کیا تھا۔ بوڑھے باپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہہ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اسے یہ یقین ہو گیا۔ کہ اگر لوگوں کو یہ پتہ چل گیا کہ قاتل میری پناہ میں ہے اور یہیں موجود ہے تو وہ جذبات سے مغلوب ہو کر اسے مار ڈالیں گے۔

لیکن بوڑھے کے دل میں ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے انتقام لینے کا جذبہ بیدار نہ ہوا۔ اور وہ اپنے عہد پہ قائم رہا۔ وہ بڑے تحمل سے اپنے دل کو تسلی دیتے ہوئے الگ جا بیٹھا اور قاتل کی رہائی کی تدبیر سوچنے لگا۔

ادھر جب اس نوجوان کو یہ معلوم ہوا کہ میں نے بوڑھے کے ہی بیٹے کو قتل کیا ہے تو اسے یہ یقین ہو گیا کہ اب اس کی موت حتمی ہے۔ اس دوران رات ہو گئی۔ مقتول کا والد اس کے پاس آیا۔ تو نوجوان کا دل دہل گیا۔ لیکن بوڑھے نے بڑے پیار سے نوجوان سے کہا کہ اگرچہ تم نے میرے جوان بیٹے کو قتل کیا ہے لیکن میں اپنا وعدہ نہیں توڑوں گا۔ البتہ اب میں اس ذمہ داری سے دستبردار ہونا چاہتا ہوں۔ تم یہاں سے رات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً چلے جاؤ تاکہ میرے قبیلہ کے لوگوں کو پتہ لگنے سے پہلے تم کسی محفوظ جگہ پہنچ سکو۔ یہ کہتے ہوئے بوڑھے نے اس کے لئے کھانے اور زادِ راہ کا انتظام کیا اور اسے روانہ کر دیا۔

پیارے بچو! اپنے عہد کو پورا کرنا چاہیئے خواہ اس کے لئے کیسا ہی نقصان یا صدمہ برداشت کرنا پڑے اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی وفائے عہد کی توفیق دے۔ آمین!

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند دعائیں درج کی جاتی ہیں تمام تشحیذ کے بہنوں بھائیوں کو چاہیئے کہ انہیں اچھی طرح یاد کر لیں اور انہیں پڑھتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے اور اپنی نمازوں میں بکثرت پڑھیں

● "میں گناہگار ہوں اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے پاک کرے۔ آمین!

● "ہم تیرے گناہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے تو ہم کو معاف فرما۔ اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔" آمین!

● سجدہ کی دعا:-

"یَا مَنْ هُوَ اَحَبُّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَاَدْخِلْنِیْ عِبَادِکَ الْمُخْلِصِیْنَ"

ترجمہ: اے خدا جو مجھے ہر پیاری چیز سے زیادہ پیارا ہے مجھے بخشدے اور مجھ پر رحمت سے توجہ فرما اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل کر۔

● "اے میرے محسن اور میرے خدا میں تیرا ایک ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں تو نے مجھ پر ظلم پہ ظلم دیکھا اور انعام پہ انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پہ احسان کیا تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔"

(مرسلہ: لبنیٰ کوکب جھنگ)

○

بچوں کی صحیح دینی، اصلاحی و اخلاقی تربیت کے لئے "تشحیذ الاذہان" بہترین ذریعہ ہے

Digitized by khalafat Library Rabwah

شگفتہ

○

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک سید پیر صاحب کا لطیفہ سنایا کرتے تھے کہ وہ ایک دفعہ گھوڑے پر سوار ہو کر ہرن کے شکار کے لئے گئے..... پیر صاحب نے ایک ہرن کے پیچھے اپنا گھوڑا ڈال دیا۔ ہرن بہت مضبوط تھا اس کے بھاگنا شروع کیا

اور کئی میل تک بھاگتا چلا گیا

اس زمانے میں

بندوقیں نہیں

تھیں۔ تیر یا نیزہ

سے شکار کرتے

تھے۔ پیر صاحب بھی

ہرن کے پیچھے اپنا

گھوڑا دوڑاتے چلے گئے اور آخر اُسے زخمی کر کے

گرایا۔ جب وہ نیچے اُترے اور ہرن کو ذبح کرنے

لگے تو بجائے اس کے کہ وہ تکبیر کہہ کر اُسے ذبح

کرتے۔ انہیں اتنا غصہ چڑھا ہوا تھا کہ چھری پھینک

جاتے تھے اور ساتھ یہ کہتے جاتے تھے کہ

"ارے سؤر تو نے تو میرا گھوڑا ہی

مار دیا ہے۔ ارے سؤر تو نے تو میرا

گھوڑا ہی مار دیا ہے۔"

گویا غصہ یہ تھا کہ وہ بھاگا کیوں؟ حالانکہ انسان

ہو یا جانور سب کو اپنی جان کا خوف ہوتا ہے

بھاگے گا۔

(الفضل ۱۲ مئی ۱۹۶۰ء صفحہ ۳)

(ناصرہ بیگم، ربوہ)

○

خلیفہ عبدالملک بن مروان کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس کے بیٹے ولید نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ حالات نے پلٹا کھایا۔ ولید کے دل میں مدینے والوں کی عداوت پیدا ہو گئی۔ اس نے اپنے باپ کے خاص آدمی ہشام مخزومی کو معزول کر کے اس کی جگہ قریش کے جوان سال عمر بن عبدالعزیزؒ کو مدینے کا حاکم مقرر کر دیا۔ (حضرت عمر بن عبدالعزیز بعد میں خلیفہ بنے)

ہشام مخزومی کو اس کی بداعمالیوں کی سزا

میں مدینے کے ایک بزرگ کے پیچھے کھڑا کر دیا اور

مارتے مارتے کہ ہر آدمی ہشام کو ایک

لے سکتا ہے۔ مدینے کے لوگ ہشام کو اس کی

زیادتیوں کی سزا دے رہے تھے اور وہ تصویر

عبرت بنا ہوا تھا۔ مدینے والوں نے اسے پہلے

Digitized by khalafat Library Rabwah

سزا دی۔ یہ سزا ختم ہونے کے باوجود ہشام کے دماغ پر ایک خوف طاری تھا۔ اسے اندیشہ تھا کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل خاندان آئیں گے تو اُن کی بوٹیاں نوچ لی جائینگی کیونکہ اُس نے اپنے اقتدار کے دور میں سب سے زیادہ اسی خاندان کو ستایا تھا لیکن جب حضرت امام زین العابدینؒ اپنے اہل خاندان اور عقیدت مندوں کے ساتھ ہشام کے قریب پہنچے تو اُن کا طرزِ عمل دوسروں کے طرزِ عمل سے قطعی مختلف تھا انھوں نے وحشت اور بربریت کے مجسمے ہشام مخزومی کو سلام کیا اور اُس کے کندھے پر شفقت سے ہاتھ رکھ دیا اور پھر سوال کیا:۔

"ہشام! بتاؤ میں اس مصیبت میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں؟"

(اُمۃ القیوم۔ حافظ آباد)

○

ایک جنگ میں حضرت علیؓ نے ایک کافر کو پچھاڑ دیا۔ وہ بالکل آپ کے قابو میں تھا اور اُن کا ارادہ تھا کہ وہ اسلام کے اس دشمن کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ آپ نے میان سے تلوار نکالی لیکن اس سے قبل کہ حضرت علیؓ اس پر تلوار کا وار کریں۔ اس نے حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ حضرت علیؓ فوراً کافر کے سینے سے ہٹ گئے اور اپنی تلوار میان میں ڈال لی۔ کافر کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی اس نے حضرت علیؓ سے پوچھا۔ "آپ نے تلوار میان میں کیوں ڈال لی اور مجھے قتل کیوں نہیں کیا؟"

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ "میں نے تمہیں قتل کرنے کا ارادہ اس لئے کیا تھا کہ تم اسلام کے دشمن ہو لیکن تم نے میرے منہ پر تھوک دیا۔ اب اگر میں تمہیں قتل کرتا تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ میں نے ذاتی انتقام لینے کے لئے تمہیں قتل کیا۔"

یہ بات سن کر وہ فوراً مسلمان ہو گیا۔

(شفیق احمد۔ واہ کینٹ)

• بیج چارہ • لُوسن • شفتل • برسیم دغیرہ
• پنجے سفید • چری اور • مرچ کمزری

کی خرید فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

انصاف کمپنی

پُرانی غلہ منڈی، لائل پور

فون

۲۷۹۲۶

Digitized by khalafat Library Rabwah

"اَے مِرے فلسفِیو زورِ دُعا دیکھو تو!"

مبشّر احمد محمود۔ ربوہ

اور آج امتحان کی تاریخوں کا اعلان ہونے کے بعد اس کا دماغ ماؤف ہُوا جا رہا تھا ——

آج ۲۴ فروری —— ۳ مارچ کو پہلا پرچہ —— صرف ایک مہینہ —— صرف تیس دن —— پوری کی پوری آٹھ کتابیں فزکس —— انگلش —— پریکٹیکل —— میں کیا کروں ؟ خدایا کیا کروں ؟ —— اب کیا ہوگا اب کیا ہوگا ؟ —— یہی ایک سوال اُس کے حواس گم کرنے کے لئے کافی تھا۔ اَب کیا ہوگا؟

گزرے سال کا ایک ایک دن اُس کے سامنے تھا مگر صرف پچھتاوا بن کر —— اے کاش میں آوارہ گردی چھوڑ کر پڑھائی کرتا —— میں محنت کرتا اور اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوتا۔ مگر —— سارا سال گزر گیا اور اب صرف تیس دن ——

والدین کی امیدیں —— دوستوں کے روبرو بے عزتی —— بدنامی —— رشتہ داروں کی باتیں —— اساتذہ کی جھڑکیاں —— فیسیں کتابیں —— غریب والدین —— بہن بھائی ہر خیال اسے پریشان کر رہا تھا۔ ذہن آندھیوں کی زد میں تھا —— "میں فیل ہو جاؤں گا —— میں فیل ہو جاؤں گا ——" یہی خیال اسے تڑپا رہا تھا۔ کوئی بات نہ سوجھتی۔ سب سے الگ تھلگ وہ انہی سوچوں میں اُلجھا ہوا اپنی جان کو رو رہا تھا۔ فیل ہو جانے کی شرمندگی کا تصوّر اسے ڈس رہا تھا۔ سارا دن اسی سوچ میں گزر گیا۔ رات کو بھی نیند اس سے کوسوں دور تھی۔ ذہن میں یہی ایک سوال بار بار گھوم رہا تھا کہ —— "اب کیا ہوگا؟"

لیکن قدرت تو ہمیشہ ہی اپنے بندوں پہ مہربان رہی ہے۔ یہ انسان کی غفلت اور خطائیں ہی ہوتی ہیں جو اسے بُرے دن دکھاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ بڑا

Digitized by khalafat Library Rabwah

رحمان بڑا رحیم ہے۔ وہ ہمیشہ اپنی مخلوق پر رحمت
کرتا ہے۔ آج بھی شاید قدرت مہربان تھی۔ رحمان اور
رحیم خدا کو اپنے اس بندے کی پریشانیوں پر رحم آگیا
تھا۔ سچی تو رات اس نے کہیں تھے سر گھٹنوں پر رکھتے ہوئے
کہا تھا۔ "شمس دعا سب کچھ کر سکتی ہے
سب کچھ کر سکتی ہے ——"

اور پھر جیسے اسے کسی نے جھنجھوڑ ڈالا۔ اس کی
کایا پلٹ گئی۔ وہ اٹھا تو یہی جملہ اس کے ذہن میں
گھوم رہا تھا۔ "شمس دعا سب کچھ کر سکتی ہے"۔

پھر اسی لمحہ اس نے پرسکون انداز میں وضو
کیا اور سجدہ میں گر کر اپنے خدا کے حضور گڑگڑا کر
دعا کی۔ آنسوؤں سے اس کا چہرہ تر تھا اور وہ اس
قادر و توانا خدا سے اپنی اعلیٰ کامیابی کی بھیک مانگ
رہا تھا۔ نماز اور تلاوت سے فارغ ہو کر ساری کتابوں
کے چیدہ چیدہ سوالات نوٹ کئے اور بقیہ دنوں کا
مضمون وار ٹائم ٹیبل بنا کر دعاؤں کے سہارے سے
ایک نئے عزم کے ساتھ پڑھائی شروع کر دی۔

آج کے لیے صرف کتابیں ہی اس کی دوست
تھیں اور سب سہاروں سے بڑا سہارا خدا تھا۔ اس کی
زندگی بالکل بدل گئی تھی۔ پنجوقتہ نوافل ادا کرتا۔ پنجوقتہ
نماز باقاعدگی سے مسجد میں ادا کرتا اور خدا کے حضور
التجائیں کرتا ہوا کبھی پڑھائی میں مگن ہو جاتا۔

آہستہ آہستہ دن گزرتے رہے۔ شمس پرسکون
ہو گیا تھا۔ آخر سارے پرچے کر لینے کے بعد وہ اپنے خدا

کے بھروسہ پر مطمئن تھا۔ کتاب کے اہم سوالات اس
اذبر تھے لو دعائیں اس کے ہونٹوں پر۔ اور جب سوالات
کا پرچہ اس کے سامنے آیا تو وہ خوشی سے اچھل پڑا
اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ جن چند اہم
سوالات کی اس نے تیاری کی تھی۔ سارا پرچہ انہی میں
سے تھا۔ اس کا دل خدا کی حمد سے بھر گیا ——

اور پھر ہر پرچہ میں یہی کچھ ہوا اکثر سوالات وہی ہوتے
جن کی اس نے تیاری کی ہوتی۔ اور وہ پورے کا پورا
پرچہ درست حل کر کے اٹھتا ——

ایک ایک کر کے تمام پرچے ختم ہو گئے۔ اور
وہ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔ وہ خدا
تعالیٰ کا شکر ادا کرتا اور اپنی نمایاں کامیابی کے
لئے دعا کرتا۔ دل اس کی حمد سے لبریز رہتا۔

تین ماہ کے انتظار کے بعد وہ دن آگیا جس
کا ہر طالب علم کو بے چینی سے انتظار ہوتا ہے۔ نتیجہ کا
دن —— پورے سال کے محنت کا دن ——

صبح ہی صبح لڑکے نتیجہ معلوم کرنے کے لئے
سکول کی طرف بھاگ رہے تھے۔ سبھی کے چہروں پر ہوائیاں
اڑ رہی تھیں۔ شمس ۱۰۰ میں سے ۵۰۰ نمبر حاصل
کر کے سکول بھر میں اول رہا تھا۔ وہ لڑکوں کے درمیان
گھرا ہوا تھا۔ سبھی اس سے گلے مل مل کر مبارک باد
دے رہے تھے اور شمس کی آنکھوں میں خوشی اور خدا کی
حمد اور اس کے تشکر کے آنسو تیر رہے تھے اور مسکراتے
ہوئے یہ شعر گنگنا رہا تھا ——

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتا ہے ۔ اے مرے ہمنشیں تو زور دعا دیکھ تو"

Digitized by khalafat Library Rabwah

اہم دینی معلومات

س ۱: شفیع المذنبین کس نبی کو کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

س ۲: احادیث و اخبار نبوی کی پہلی کتاب کون سی ہے؟

ج: موطا امام مالکؒ

س ۳: تیمم پہلی بار کسی نبی کی امت میں جائز ہوا؟

ج: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں۔

س ۴: خطیب الانبیاء کن کو کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت شعیب علیہ السلام کو۔

س ۵: ابو الانبیاء کس کو کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو۔

س ۶: ام الانبیاء کنہیں کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت سارہ علیہ السلام کو۔

س ۷: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی والد کون تھے؟

ج: حارث بن عبد العزیٰ

س ۸: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبد المطلب اور پردادا ہاشم کے اصلی نام بتایئے؟

ج: شیبہ اور عمرو۔

س ۹: اللہ تعالیٰ نے کس نبی کو قرآن کریم میں امام انّ سے فرمایا ہے؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو۔

س ۱۰: کس پیغمبر کی اولاد میں اسباط کہلاتی ہیں؟

ج: حضرت یعقوب علیہ السلام کی

س ۱۱: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی والد کون تھے؟

ج: حارث بن عبد العزیٰ۔

س ۱۲: کلمہ طیبہ میں کتنے الفاظ ہیں؟

ج: سات (۷)

س ۱۳: حضرت یعقوب علیہ السلام کے والد کا نام کیا تھا؟

ج: حضرت اسحاق علیہ السلام۔

س ۱۴: حضرت موسیٰ اور حضرت شعیب علیہم السلام میں کیا رشتہ تھا؟

ج: حضرت موسیٰؑ حضرت شعیبؑ کے داماد تھے۔

س ۱۵: حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ میں کون بڑے بھائی تھے؟

ج: حضرت ہارونؑ تین سال بڑے تھے۔

س ۱۶: ام القریٰ کس شہر کو کہا جاتا ہے؟

ج: مکہ معظمہ کو۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

خبرنامہ

تشحیذ

● آج سے پانچ ہزار سال پہلے مصر کے ایک بادشاہ "خوفو" نے کچھ اہرام بنوائے جو اس کے مرنے کے بعد اس کا مقبرہ بنے۔ ان میں کم و بیش ۳۲ لاکھ پتھر استعمال کئے گئے تھے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان میں سے ہر پتھر کا وزن ستر من تھا

● آپ یقین کریں یا نہ کریں جاپان کی ایک قدیم تہذیب یافتہ بستی "یاپ" میں لوگ اپنا کاروبار پتھر کے روپے پیسے سے کرتے ہیں یہ روپے پیسے مخصوص پتھر کے بنائے جاتے ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ کچھ سکے "تو بیل گاڑی" اور سکوٹر کے پہیوں کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ کسی قسم کا لباس نہیں پہنتے

● گذشتہ دنوں جنوبی سویڈن کے ایک کسان کے ہاں مرغی کے ایک انڈے سے دو بچے نکلے ہیں۔ سویڈن کی زراعتی اکیڈمی کے سربراہ پروفیسر اولسن کا کہنا ہے کہ انھوں نے اپنی زندگی میں اس قسم کا صرف ایک واقعہ سنا تھا۔ ادھر لندن کے پرندا گھر کے نگران اعلیٰ کا بیان ہے کہ انھوں نے آج تک ایسی کوئی مصدقہ خبر نہیں سنی کہ ایک انڈے سے دو بچے نکلے ہوں۔

● رجنیا کے رینڈالف کینیڈی پورے ۳۲ دانتوں کے ساتھ پیدا ہوا اور ۱۰۱ سال کی عمر میں اپنی ۳۲ دانتوں کے ساتھ مرا۔

● "ریکا" نامی عورت جرمن کی رہنے والی تھی اس کا کام مُردے نہلانا تھا۔ ہر مرنے والے کے بارہ میں اُسے غیب سے خبر مل جاتی تھی اور وہ اُس کے مرنے سے ۲۴ گھنٹے پہلے ہی کفن دفن کا سامان لے کر اس کے گھر پہنچ جاتی تھی۔ یہ کام وہ ۴۱ سال تک کرتی رہی

● علم ارضیات کے دو پروفیسروں پیل اور گوڈرچ نے دعویٰ کیا ہے کہ پانچ ارب سال بعد دنیا میں چوبیس گھنٹے کی بجائے تیس گھنٹے کا دن ہوا کرے گا۔ زمین کی حرکت آہستہ آہستہ تبدیل ہوتی جارہی ہے جس کے نتیجہ میں تبدیلی رونما ہوگی۔

● اٹلی کے مشہور شاعر دانتے کی قبر پر ۱۳ ستمبر ۱۹۰۸ء سے دن رات مٹی کے تیل کا لیمپ روشن رہتا ہے اس کے اُبائی گاؤں فلورنس کے رہنے والوں نے عہد کر رکھا ہے کہ قیامت تک یہ لیمپ روشن رکھیں گے اور اس کے اخراجات

Digitized by khalafat Library Rabwah

برداشت کرتے رہیں گے۔

● لی فن چو جاپان کا مچھیروں کا سوداگر، ایک بار سمندر میں سفر کر رہا تھا کہ اس کی ہیرے کی انگوٹھی پانی میں گر گئی۔ اور غوطہ خوروں کی تلاش کے باوجود نہ مل سکی۔

اس کے ٹھیک پانچ سال بعد جہاں انگوٹھی گری تھی۔ وہاں سے تقریباً دو سو میل کے فاصلے پر لی فن چو ایک روز شوقیہ مچھلی کا شکار کر رہا تھا۔ شام کو وہ کچھ مچھلیاں لے کر گھر آیا۔ ملازمہ نے پکانے کے لئے ایک بڑی مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو وہی انگوٹھی نکل آئی۔ لی فن چو اس عجیب و غریب طریقہ سے انگوٹھی ملنے پر اتنا خوش ہوا کہ اس نے یہ انگوٹھی اپنی ملازمہ کو انعام کے طور پر دے دی

● نیو نیدرلینڈ کا گورنر واوٹر وان وہٹلر، (۱۶۳۳ء تا ۱۶۳۸ء) ساڑھے پانچ فٹ اونچا تھا اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کی کمر کی گولائی ساڑھے چھ فٹ تھی۔

● آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ امریکہ کے ایک صدر ابراہیم لنکن کے دادا کا نام بھی "ابراہیم" تھا۔ دونوں کی بیویوں کا نام "میری" تھا۔ دونوں کے بیٹوں کا نام "تھامس" تھا اور دونوں قتل کئے گئے

(عطاء الرحمٰن محمود۔ گھسیٹ پورہ)

● برطانوی فیرکے کو ملا کر ایک بہت ہلکا پھلکا ہوائی جہاز بنایا جا چکا ہے۔ اوہیو (Ohio) کی گڈائیر کرافٹ کارپوریشن نے اسے تیار کیا ہے۔ اس جہاز کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اسے آپ اپنی کار کی ڈگی میں بند کر کے جہاں چاہیں لے جا سکتے ہیں۔ استعمال کے وقت اس میں پمپ کے ذریعہ ہوا بھری جاتی ہے اس میں صرف ایک آدمی بیٹھ سکتا ہے ہوا بھرنے کے بعد جہاز کے بازو اور درمیانی حصہ لکڑی کی مانند سخت ہو جاتا ہے

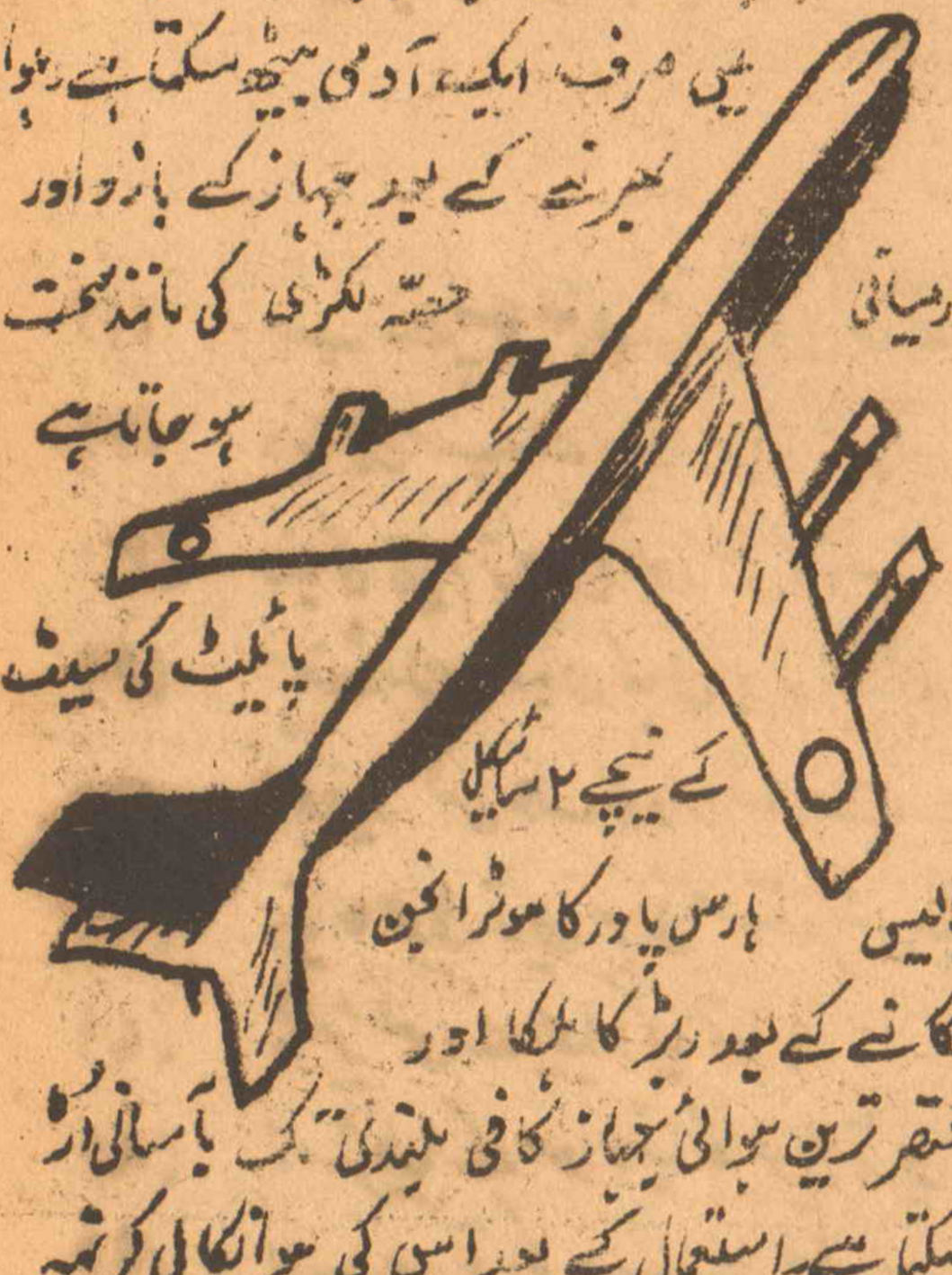

پائلٹ کی سیٹ

کے نیچے ۲ سائیکل

پالیسی ہارس پاور کا موٹر انجن

لگانے کے بعد ربڑ کا ہلکا اور مختصر ترین ہوائی جہاز کافی بلندی تک بآسانی اڑ سکتا ہے۔ استعمال کے بعد اس کی ہوا نکال کر تہہ کر کے صندوق میں حفاظت سے رکھ دیا جاتا ہے اس کی شکل لکمائیڈز سے ملتی جلتی ہے

(شفیق احمد انس۔ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش نمبر (۵)

شرائط: اس مقابلہ میں اطفال کے علاوہ ناصرات بھی شرکت کر سکتی ہیں لیکن ناصرات کسی خصوصی امداد کی مستحق نہیں ہونگی۔ اوّل آنے والے ہونہار کو ایک سال تک بچوں کا ہر دلعزیز رسالہ "تشحیذ الاذہان" مفت ارسال کیا جاتا رہیگا۔ دوم آنے والے ہونہار کو چھ ماہ تک رسالہ "تشحیذ الاذہان" مفت ارسال کیا جائے گا۔

جوابات بھیجنے کا پتہ: محمد عمر دراز تنویر، کوٹھی ۵ ڈی بلاک بی سمن آباد۔ لاہور

آپ بھی اس مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔ جوابات بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۵ مارچ ہے۔

سوالات

(۱) سب سے پہلا مغربی سیاح کون سا تھا جس نے مشرق بعید کا سفر کیا؟

(۲) دنیا میں سب سے زیادہ سردی کس شہر میں پڑتی ہے؟

(۳) دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹی کا نام بتائیے

(۴) "ہنڈرن" زبان کہاں بولی اور سمجھی جاتی ہے؟

(۵) "صوفیہ" کس ملک کا دارالحکومت ہے؟

(۶) دنیا کا طویل ترین ہوائی مستقر کس جگہ ہے؟

(۷) ٹائر کس نے ایجاد کیا تھا؟

(۸) آسٹریلیا کے سوا دنیا کا طویل ترین جزیرہ کون سا ہے؟

(۹) یورپ میں تمباکو سب سے پہلے کس نے متعارف کروایا؟

(۱۰) ہٹلر نے اپنا جانشین کس کو مقرر کیا تھا؟

جوابات آئندہ شمارہ میں شائع کئے جائیں گے

Digitized by khalafat Library Rabwah

مسجد

ادیب

مومن کی معراج

جب ہم اس عقیدے پر ایمان لے آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات ایک ہے۔ اس کا کوئی ثانی نہیں اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے تو نماز کے ذریعہ اس عقیدت کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ نماز میں انسان اپنے دل و زبان اور ہاتھ سے خالق کی فرماں برداری اور عبودیت کا اظہار کرتا ہے۔ نماز میں بندہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اس کی یکتائی اور بڑائی کا اقرار کرتا ہے۔ نماز ہی کے ذریعہ خالق اور مخلوق کے درمیان وابستگی پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ وہ کسی طاقت کے سامنے سرنگوں ہونا چاہتا ہے۔ وہ فریاد کرتا ہے اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اپنے ضمیر کو مطمئن کرنا چاہتا ہے۔ نماز انسان کے اسی فطری جذبہ کی تسکین کا باعث بنتی ہے۔ نماز میں انسان اپنی دلی تمناؤں کو خدا کے سامنے پیش کرتا ہے اور ان کی قبولیت کی استدعا کرتا ہے

اسلام میں نماز ایک ایسا فریضہ ہے جس سے کسی مسلمان کو مستثنیٰ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ نماز کی تاکید یہاں تک فرمائی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو وہ بیٹھ کر پڑھے اور اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو لیٹے لیٹے اشاروں کے ذریعہ ہی اپنی نماز ادا کرے نماز میں سستی کرنا منافق کی نشانی ہے۔ یہ وہ طریق عبادت ہے جو حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رسالت کے ساتھ ہی فرض کر دیا گیا تھا۔

نماز میں خشوع و خضوع، اطاعت شعاری بندگی، اور خدا کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے

Digitized by khalafat Library Rabwah

یہ اس کے آداب میں شامل ہے کہ نماز پڑھنے والا سمجھے کہ وہ خدا کے سامنے کھڑا ہے۔ وہ ہاتھ باندھے رہے اور نظریں نیچی رکھے اور اپنے طور طریقوں میں احترام کا لحاظ رکھے۔ نماز کی جگہ پاک ہو۔ بدن اور کپڑے صاف ہوں کیونکہ اگر ظاہری صفائی نہ ہو ..... تو دل کی صفائی بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ نماز انسانی سیرت کو اس طرح تیار کرتی ہے کہ انسان کے لئے اسلامی اصولوں کے مطابق چلنا آسان ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے کاموں کا خود محاسب ہو جاتا ہے۔ بُرے کاموں سے بچتا اور اچھے کاموں کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ جب کوئی فرد روزانہ دن میں پانچ مرتبہ اپنے معبود کے سامنے حاضر ہوتا ہے تو خدا کی محبت آہستہ آہستہ اس کے دل میں جاگزیں ہونے لگتی ہے اور وہ جب بھی کسی برائی کی طرف بڑھتا ہے تو اس کو فوراً احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے۔ نماز انسان کو برائیوں سے روکتی ہے اور اس میں ضبطِ نفس کا مادہ پیدا کرتی ہے نیک کام کے لئے تکالیف برداشت کرنا اور ناموافق حالات میں سچائی پر جمے رہنا صبر سے اور اسے مضبوط بنانے کے لئے نماز کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ اور قربِ الٰہی کا اس سے بڑا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

(نصرت نورین۔ ڈرگ روڈ۔ کراچی)

○

عقلمند قاضی

ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ بغداد شہر میں دو معمّر آدمی لڑتے جھگڑتے قاضیٔ شہر کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک خالی ہاتھ تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں عصا تھا جسے وہ ٹیک ٹیک کر چلتا تھا۔

پہلے شخص نے قاضی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب عالی! کچھ عرصہ ہوا اس شخص نے مجھ سے دس اشرفیاں قرض مانگیں تو میں نے اسے اس شرط پر اشرفیاں دیں کہ مجھے یہ رقم اگلے ماہ کی فلاں تاریخ تک ضرور واپس کر دینا تاکہ میرے کام میں حرج نہ ہو۔ اس نے میری شرط مان لی مگر جب وہ تاریخ آئی تو حیلے بہانے کرنے لگا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

میں بھی اس خیال سے چپ ہو گیا کہ دوست ہے آج نہ دے تو کل دے دے گا۔ زیادہ تنگ کرنا مناسب نہیں۔ اس بات کو بھی آج دو مہینے ہونے کو آئے۔ صبح میں نے تنگ آکر سختی سے تقاضا کیا تو یہ صاف مکر گیا اور الٹا مجھے جھوٹا بنایا کہ عرصہ ہوا میں تمہیں ادا کر چکا ہوں۔ اس کی یہ بات سن کر میں بہت پریشان ہوا اور اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ مہربانی فرما کر انصاف فرمائیں۔ مجھ سے یہ بڑی بھول ہوئی کہ میں نے اشرفیاں دیتے وقت کسی کو گواہ نہ بنایا۔ اب میری یہ التجا ہے کہ اگر یہ شخص آپ کے سامنے قسم اٹھالے کہ یہ اشرفیاں مجھے واپس ادا کر چکا ہے تو میں دعویٰ واپس لے لوں گا۔"

قاضی نے اس کی پوری بات توجہ سے سُنی اور دوسرے بوڑھے کی طرف متوجہ ہوا اور بولا۔

"بتاؤ تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟"

اُس نے جواب دیا۔ کہ "مجھے اس سے انکار نہیں کہ میں نے اس شخص سے اشرفیاں قرض لی تھیں۔ لیکن میں اسے وعدہ کے مطابق ادا کر چکا ہوں۔ لیکن اگر اس کی یہی مرضی ہے کہ میں قسم کھاؤں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔"

اور پھر بولا۔ "جناب آپ ذرا اپنا عصا عنایت فرمائیں۔ میں آپ کے اس متبرک عصا کو ہاتھ میں لے کر قسم کھاؤں گا۔ کہ میں واقعی اس کا قرض ادا کر چکا ہوں۔"

قاضی نے یہ سن کر اپنا عصا اس کے حوالے کر دیا۔ بوڑھے نے اپنا عصا قرض خواہ کو دے کر کہا "بھائی ذرا میرا عصا تھامنا۔ تاکہ میں قسم کھالوں۔ اس کے بعد میں تم سے واپس لے لوں گا۔"

پہلے بوڑھے نے اس کے ہاتھ سے عصا لے لیا۔ اور دوسرے بوڑھے نے قاضی صاحب کا عصا ہاتھ میں لے کر قسم کھائی کہ میں نے اس سے جو اشرفیاں قرض لی تھیں وہ میں ادا کر چکا ہوں۔ اور میں نے اپنے ہاتھوں سے اسے دی ہیں۔"

قاضی نے مدعی سے پوچھا۔ کہ "کیا کچھ اور کہنا چاہتے ہو؟"

مدعی نے جواب دیا۔ کہ "جب اس نے قسم کھالی ہے کہ یہ میری اشرفیاں مجھے ادا کر چکا ہے تو میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ بلکہ میں نے پہلے جو کچھ کہا ہے اس کے لئے بھی معافی چاہتا ہوں۔"

یہ سُن کر مقروض بوڑھے نے اپنا عصا قرض خواہ سے واپس لے لیا اور قاضی کو سلام کر کے چل پڑا۔ قاضی نے انہیں اس طرح رخصت ہوتے ہوئے دیکھا۔ اور قرض خواہ کے طرزِ کلام اور افسردہ چہرے سے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ قاضی چند لمحے غور و فکر میں ڈوبا رہا۔ کچھ دیر بعد اچانک وہ چونکا اور حکم دیا کہ ان دونوں بوڑھوں کو واپس لایا جائے۔ ملازموں نے فوراً تعمیل کی اور دونوں کو پکڑ لائے۔

قاضی نے مقروض بوڑھے سے کہا۔ "ذرا

Digitized by khalafat Library Rabwah

اپنا عصا مجھے دکھانا!"

بوڑھے نے کہا۔ "بہت خوب لیجئے!"

قاضی نے بوڑھے سے عصا لے کر مدعی کو دے دیا اور کہا۔ "لو تمہارا قرض ادا ہو گیا۔ خدا حافظ!"

مدعی نے کہا۔ "جناب یہ عصا تو چار آنے کا بھی نہیں میرا قرض کیسے ادا ہو گیا؟"

قاضی نے کہا۔ "یقیناً ادا ہو گیا۔ اس عصا کو توڑ کر دیکھو اگر اشرفیاں نہ نکلیں تو مجھ سے لے لینا۔"

مدعی نے اسی وقت عصا توڑا تو اس میں سے دس اشرفیاں نکل آئیں۔ یہ دیکھ کر سب حاضرین سخت حیران ہوئے اور پوچھا۔

"محترم قاضی صاحب! آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس عصا میں اشرفیاں ہیں؟"

قاضی نے کہا۔ کہ "مدعی کے طرز اور چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ سچا ہے اور اس کا دعویٰ غلط نہیں۔ اور جب مقروض نے اپنا عصا اس کے ہاتھ میں دے کر قسم کھائی کہ میں اسے اس کا قرض واپس دے چکا ہوں۔ اور پھر قسم اٹھانے کے لیے اپنا عصا پھر واپس لے لیا تو مجھے اس کی اس بات پر شک ہوا۔ چنانچہ میں نے تمام حالات پر غور کیا۔ اور پھر دونوں کو واپس بلایا۔ میں نے دوسرے بوڑھے سے عصا مانگا اس نے مجھے دیا تو میں نے محسوس کیا کہ وہ کچھ وزنی ہے۔ اس طرح میرا شک یقین میں بدل گیا۔ چنانچہ نتیجہ آپ لوگوں کے سامنے ہے۔"

اس طرح قاضی کی دانائی سے پہلے کو اس کی رقم واپس مل گئی اور مقروض کو سزا ملی۔

(صادق محمد طاہر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

○

مقام دعا

ایک مرتبہ ایک آدمی کسی بادشاہ کے دربار میں گیا۔ دربار لگا ہوا تھا تھوڑی دیر بعد بادشاہ کی سواری آ گئی اور معمول کے مطابق دربار شروع ہو گیا۔ وہ تمام وقت دربار میں خاموشی سے بیٹھا رہا۔ اور دوسرے لوگ مختلف قسم کی حاجتیں اور فریادیں بیان کرتے رہے اور بادشاہ ان کی مدد کرتا رہا۔ لیکن وہ شخص خاموش بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ دربار کا وقت ختم ہو گیا۔ مگر اس نے اپنی کوئی حاجت بیان نہ کی۔ جب سب لوگ باہر نکل گئے تو وہ بھی دربار سے اٹھا اور باہر آ کر کہنے لگا۔ "بادشاہ سلامت! مجھے فلاں چیز چاہیئے۔ میری فلاں حاجت ہے!"

اب آپ سوچیں کہ کیا اسے وہ سب کچھ مل

Digitized by khalafat Library Rabwah

سکتا ہے! جو وہ دربار سے باہر آکر مانگ رہا تھا۔

پس اسی طرح جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو خدا کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہمیں نماز کی حالت میں جو کچھ اپنے پیارے رب سے مانگنا ہو۔ مانگنا چاہیئے یہ نہیں کہ جب ہم نماز پڑھ چکیں تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا شروع کر دیں۔

ہمیں چاہیئے کہ نماز کے دوران ہی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں جس وقت ہم اس کے دربار میں ہوتے ہیں اور پوری توجہ سے اس کے سامنے حاضر ہوتے ہیں۔ نماز میں سجدہ کی حالت میں دعا مانگنا بہتر ہے ویسے ہم رکوع اور قیام کی حالت میں بھی دعا مانگ سکتے ہیں۔

(پیر مجیب الرحمٰن۔ سانگھڑ (سندھ)

○

رشید نے شرارتوں سے توبہ کر لی

ایک گاؤں میں رشید نامی ایک لڑکا رہتا تھا اس کی عمر بارہ سال تھی۔ وہ ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ وہ بہت شرارتی تھا۔ ہر وقت شرارتوں میں مگن رہتا۔ سکول میں بھی کبھی کسی کا منہ چڑاتا اور کبھی کسی کو گالیاں دیتا۔ اسی

وجہ سے وہ استادوں اور لڑکوں سے کئی بار پٹ چکا تھا۔ اس کے باوجود اس پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ ماں، باپ، لوگ اور استاد اسے بہتیرا شرارتوں سے منع کرتے مگر وہ باز نہ آتا۔ اور ایک کان سے سنتا اور دوسرے کان سے نکال دیتا۔

ایک دن رشید اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔ اس نے کچھ پتھر اور انڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ اسے ایک نئی شرارت سوجھی تھی۔ وہ گلی سے کسی کے گزرنے کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر میں ایک صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس آدمی ہاتھ میں اٹیچی کیس لئے اس کی گلی سے گزرنے لگا تو اس نے اس پر انڈوں اور پتھروں کی بارش کر دی جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا اور کپڑے بھی خراب ہو گئے۔ کچھ لوگوں نے جب اجنبی کی یہ حالت دیکھی تو اسے فوراً ہسپتال لے گئے۔ جب اس کی مرہم پٹی ہو چکی تو وہ رشید کے گھر آ گئے۔ رشید نے سمجھا کہ یہ آدمی اب میری شرارت کی ساری کہانی ابو کو بتا دے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا کیونکہ وہ رشید کے ماموں تھے اور کراچی سے آئے تھے۔ جب رشید کو پتہ لگا تو وہ بہت شرمندہ ہوا۔ اس نے ان سے معافی مانگی۔ انھوں نے اسے معاف کر دیا۔ اس دن کے بعد رشید نے شرارتوں سے توبہ کر لی۔

پیارے بچو! تمہیں بھی شرارتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

(ظہیر الدین بٹ۔ سندھ)

○

قائدِ اعظمؒ

Digitized by khalafat Library Rabwah

- دہلی کے ایک ہفت روزہ اخبار میں مولانا مظہر الدین نے ۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ محمد علی جناح کے لئے "قائداعظم" کا لفظ استعمال کیا۔
- چند ماہ بعد پٹنہ کے اجلاس میں یہ لقب "زندہ باد" کے نعرے کے ساتھ گونجا۔ پنجاب مسلم لیگ کے ایک سرگرم کارکن میاں فیروز الدین نے پہلی بار "قائداعظم زندہ باد" کا نعرہ لگایا۔
- اکتوبر ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لکھنؤ میں ہوا۔ قائداعظمؒ اس اجلاس میں پہلی دفعہ شیروانی، پاجامہ اور سر پر کالی ٹوپی پہن کر شامل ہوئے۔ اسی دن سے یہ ٹوپی "جناح کیپ" مشہور ہو گئی۔
- قائداعظمؒ پارسی لیڈر دادا بھائی نوروجی کے سیکرٹری رہ چکے تھے۔
- قائداعظمؒ کی شخصیت کے دو لازمی جزو "جناح کیپ" اور "عدسہ" تھے۔
- قائداعظمؒ کی سوانح حیات سب سے پہلے انگریز مصنف "ہیکٹر بولائیتھو" نے لکھی
- بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ اپنی تقریر میں انگریز مفکر ولیم شیکسپیئر کے جملے استعمال کرتے تھے۔
- بابائے قوم کے ذاتی معالج ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش تھے۔
- ۱۹۱۶ء میں قائداعظمؒ کو "ہندو مسلم اتحاد کے سفیر" کا خطاب دیا گیا۔
- قائداعظمؒ کو "ہندو مسلم اتحاد کا سفیر" مسز سروجنی نائیڈو نے قرار دیا۔
- قائداعظمؒ کے والد نے آپ کو انگلستان سر فریڈرک کرو قٹ کے مشورہ سے بھیجا۔
- قائداعظمؒ کی زندگی کی آخری تقریب "اسٹیٹ بنک آف پاکستان" کا افتتاح تھی۔
- قائداعظمؒ کے آخری الفاظ تھے:-

"نہیں۔ میں زندہ نہیں رہ سکوں گا۔"

(مرسلہ: طارق احمد بٹ کراچی)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

جناب مظفر احمد منصور (ایم ایس سی زراعت) معرفت انصاف کمپنی ۔ پرانی غلہ منڈی لائلپور

جلد کی حفاظت

- مسور کی دال کو دودھ میں پیس کر اور اس میں گھی ملا کر منہ پر لیپ کرنے سے چھائیاں دور ہو جاتی ہیں۔
- آڑو کی جڑ اور بچھاک بوٹی کی جڑ پیس کر چہرے کے داغوں پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔
- سنگترے کے چھلکوں کو سکھا کر اور عرق گلاب سے مہین پیس کر چہرے پر ملنے سے چہرے کا رنگ صاف ہوتا ہے۔ مہاسے۔ چھائیاں اور پھنسیاں وغیرہ دور ہو جاتی ہیں اور چہرہ صاف ہو جاتا ہے۔
- اُبلے ہوئے پانی میں بیسن کو ملا دیں۔ پھر اس پانی کو ٹھنڈا کر کے منہ ہاتھ دھوئیں اس طرح جلد ملائم اور صاف ہو جاتی ہے۔
- تازہ گرم دودھ سے منہ دھونے سے رنگت نکھر جاتی ہے۔

چیچک کے داغ

چہرے پر چیچک کے داغ ہونے سے چہرہ بدنما ہو جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل ترکیب سے چیچک کے داغ مٹ جاتے ہیں:۔

ہاتھی دانت کا چورہ، بورہ ارمنی اور ڑھیا صابن، تینوں کو پانی میں گھول کر رات کو سوتے وقت داغوں پر لگائیں اور صبح منہ دھو ڈالیں۔ کچھ عرصہ استعمال سے داغ مٹ جائیں گے۔

(لبشریٰ کوکب۔ جھنگ صدر)

قیمے کی ٹکیاں

اشیاء:۔

قیمہ پاؤ سیر، پیاز۔ دو عدد، گھی ایک چھٹانک، ادرک ایک گٹھی، ہری مرچ، ہرا دھنیا۔ نمک، مرچ، پودینہ حسب ذائقہ۔ انڈہ ایک عدد۔

ترکیب:۔ قیمہ باریک پیس لیں اور پیاز باریک

Digitized by khalafat Library Rabwah

کاٹ کر شامل کرلیں۔ دھنیا۔ پودینہ اور سبز مرچ بھی نمک مرچ اور ادرک سمیت ملالیں۔ ایک انڈہ اچھی طرح پھینٹ کر اس سارے مصالحہ میں ملالیں۔

اب توے پر گھی ڈال کر ٹکیاں تل لیں اور گرم گرم چپاتی کے ساتھ پیش کریں۔

(منیرہ کوثر۔ چنیوٹ)

چینی اور شیشے کے نازک برتنوں کے ٹوٹنے کی تعداد بہت کم ہو جائے گی۔

(شفیق احمد الشؔ۔ ربوہ)

چینی کے برتن

مغربی ممالک میں زیادہ تر چینی کے برتن استعمال ہوتے ہیں لیکن وہاں یہ برتن بہت کم ٹوٹتے ہیں۔ پاکستان میں صورتِ حال بالکل مختلف ہے یہاں سوال ہماری معاشرت کا پیدا ہوتا ہے۔ دراصل ہمارے ہاں سلیقہ اور قرینہ کی کمی ہے۔ اکثر چینی کے برتن دھوتے وقت ٹوٹتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں ہوتا یہ ہے کہ برتنوں کے ساتھ چمچے اور دوسری دھاتوں کے برتن بھی یکجا دھوئے جاتے ہیں۔ اس طرح کبھی چمچہ ہاتھ سے چھوٹ کر پلیٹ میں گر پڑتا ہے تو پلیٹ یا تو ٹوٹ جاتی ہے یا اس میں بال (ترید) آجاتا ہے۔ یا پھر اس کے کنارے جھڑ جاتے ہیں۔ چینی کے برتنوں کو صحیح طریق سے دھونے کا عمل یہ ہے کہ ان برتنوں کو دوسری دھاتوں کے برتنوں اور چمچوں سے علیحدہ کر لیا جائے اور انہیں الگ دھویا جائے۔ اور دھو کر بھی علیحدہ ہی رکھا جائے۔ اگر آپ اس احتیاط سے کام لیں گی تو

اقوالِ زرّیں

- جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ماں کی خدمت کر کے جنّت حاصل کر لو۔
- جس نے بڑھاپے میں والدین کو پایا اور ان کی خدمت نہ کی تو اُس پہ لعنت ہے۔
- ظالم کے سامنے سچی بات کہنا جہادِ اکبر ہے۔
- باپ کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے۔
- خاموشی غصّے کا بہترین علاج ہے۔
- غریبوں کی مدد کرنا ایک نیکی ہے۔
- دنیا میں ہر چیز محنت سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ محنت سے جی چرانے والا کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔
- بہادری یہ ہے کہ انسان بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہو مگر فراخ دلی سے معاف کر دے۔

(رفعت سلطانہ۔ پیر محل)

Digitized by khalafat Library Rabwah

چادر کے لئے خوشنما پھول

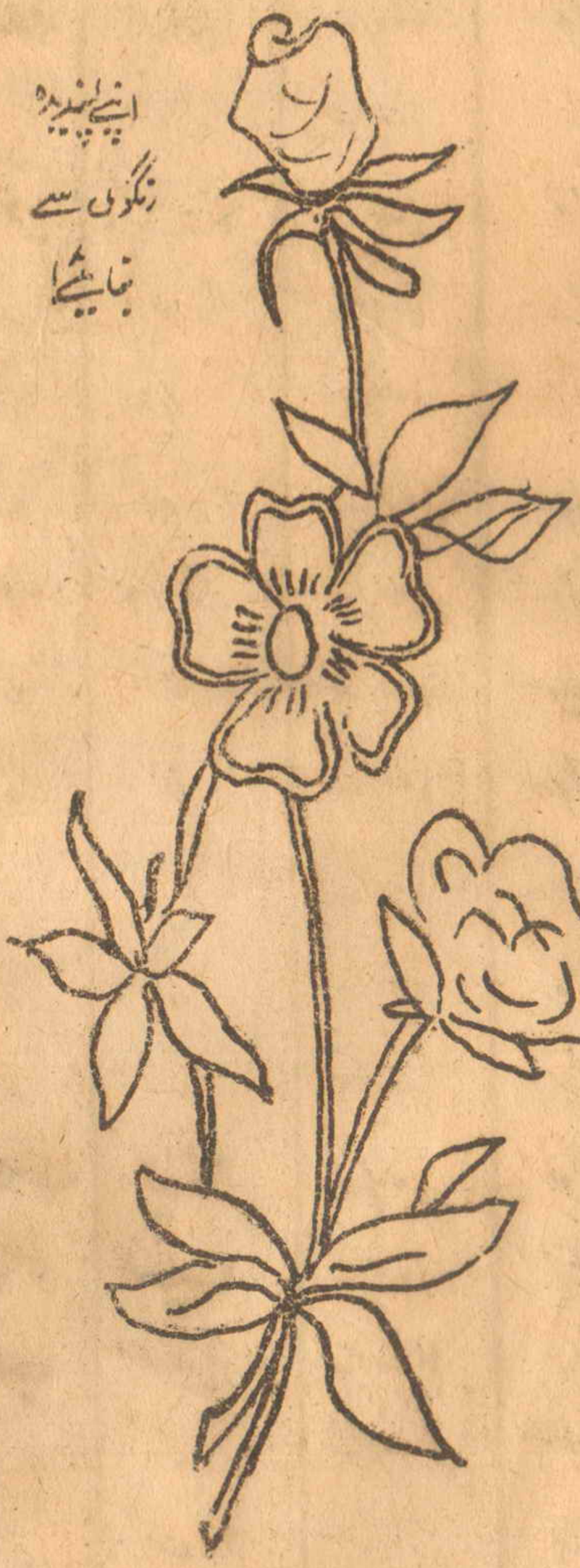

اپنے پسندیدہ رنگوں سے بنائیے!

زینت الاسلام

ماری پور - کراچی

○

خوب ہنسئے!

● ساجد: (شفیق سے) "میرے بھائی کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔"

شفیق: "کیا وہ بہت بڑے پہلوان ہیں؟"

ساجد: "نہیں یار وہ گنجے ہیں۔"

● مالک: (ڈرائیور سے) "اتنی تیز گاڑی کیوں چلا رہے ہو۔ کہیں کوئی حادثہ نہ پیش آجائے۔"

ڈرائیور: "جناب۔ گاڑی کے بریک خراب ہو گئے ہیں اس لئے چاہتا ہوں کہ جلد گاڑی گھر پہنچ جائے۔"

(طارق محمود - کراچی)

● کچھ عرصہ قبل ہمارے مربی صاحب نے اطفال سے سوال کیا۔ کہ "تم بڑے ہو کر کیا بنو گے؟"

سب اطفال باری باری جواب دے رہے تھے۔ لیکن ایک بھائی کا جواب سن کر ہم سب کے ہنسی کے فوارے چھوٹ گئے۔ اس بھائی نے جواب دیا تھا۔ "میں بڑا ہو کر دو بیٹوں کا باپ بنوں گا۔"

(مبارک احمد نسیم - تخت ہزارہ)

● ایک دوست: (دوسرے سے) "آؤ بھئی نہر میں نہالیں۔"

دوسرا دوست: "میں نہیں نہاؤں گا۔"

پہلا: "کیوں؟"

دوسرا: "اگر میں ڈوب گیا تو ابا جان مجھے پیٹیں گے۔"

(نصرت نورین - ڈگ روڈ - کراچی)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

فہرست معاونین خاص وقفِ جدید (دفتر اطفال) جماعت احمدیہ لاہور سنہ ۱۹۶۱ء

نمبر شمار	نام طفل	ولدیت	حلقہ	وعدہ	وصولی
۱	عزیزم داؤد احمد ورڈ صاحب	محترم محمد عیسیٰ صاحب ورڈ	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۲	" سلمان احمد "	" " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۳	عزیزہ امۃ الودود صاحبہ	" ملک منور احمد صاحب جاوید	مغلپورہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۴	عزیزم فوراحمد صاحب	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۵	" الف احمد "	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۶	" لقمان احمد "	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۷	" احمد عالم وسیم "	" چوہدری محمد عالم صاحب	دارالذکر	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۸	" فاتح عالم "	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۹	" محمود عالم "	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۰	" منصور عالم "	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۱	عزیزہ آصفہ عالم صاحبہ	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲	" عامرہ عالم "	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۳	عزیزم سراج الحق صاحب	" چوہدری ضیاء الحق صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۴	" فخر احمد صاحب	" ناصر احمد صاحب عباسی	مغلپورہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵	" حامد نصیر "	" نصیر اے شیخ صاحب	مصطفےٰ آباد	۲۰۰/-	۲۰۰/-
۱۶	" زاہد نصیر "	" " " "	"	۲۰۰/-	۲۰۰/-
۱۷	عزیزہ عائشہ امۃ الشافی صاحبہ	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۸	عزیزم زکریا نصر اللہ صاحب	" چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۹	" کامران اعجاز "	" اعجاز احمد صاحب	دارالذکر	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۲۰	عزیزہ زرتاشہ اعجاز صاحبہ	" " "	"	۵۰/-	۵۰/-

Digitized by khalafat Library Rabwah

۱۲۱	عزیزہ عظمیٰ سمیع صاحبہ	محترم سردار عبد السمیع صاحب	سول لائنز	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۲	عزیزم نسیم الغنی صاحب	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۳	عزیزہ ریحان حلیم صاحبہ	" چوہدری عبد الحلیم صاحب	مغلپورہ	۵۰/-	۵۰/-
۱۲۴	عزیزم محمود شریف جنجوعہ صاحب	" محمد شریف صاحب جنجوعہ	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۵	" مظفر شریف " "	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۶	عزیزہ عامرہ شریف " صاحبہ	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۷	عزیزم خالد محمود صاحب چیمہ	" چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ	سول لائنز	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۸	" طارق محمود " "	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۹	عزیزہ زکیہ ظفر صاحبہ	" شیخ مظفر احمد صاحب	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۳۰	" سائرہ وسیم "	" ملک وسیم احمد "	سمنٹ پورہ	۵۰/-	۵۰/-
۱۳۱	" ثمرہ وسیم "	" " " "	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۳۲	" نجلہ صاحبہ	" شیخ نثار احمد صاحب	سمن آباد	۵۰۰/-	۵۰۰/-
۱۳۳	عزیزم جہاں زیب صاحب	" " " "	"	۵۰۰/-	۵۰۰/-
۱۳۴	" وسیم فارزق "	" میاں اصغر علی صاحب	دہلی گیٹ	۳۰۰/-	۳۰۰/-
۱۳۵	" لطیف احمد "	" بشیر احمد صاحب دہلوی	ماڈل ٹاؤن	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۳۶	" محمد محمود "	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۳۷	" عامر لطیف "	" عبد اللطیف صاحب	مغلپورہ	۱۲۵/-	۱۲۵/-
۱۳۸	عزیزہ عابدہ لطیف " صاحبہ	" " " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۳۹	عزیزم عامر وحید صاحب	" چوہدری عبد الوحید صاحب سلیم	نیلا گنبد	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۰	" طارق وحید "	" " " "	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۱	عزیزہ لبنیٰ وحید صاحبہ	" " " "	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۲	" ثمینہ وحید "	" " " "	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۳	" امۃ الجمیل "	" شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی	دہلی گیٹ	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۴	" بشریٰ تنویر "	" " " "	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۵	" نائرہ شاہین "	" " " "	"	۲۵/-	۲۵/-

Digitized by khalafat Library Rabwah

۱۴۶	عزیزہ مبشری طاہرہ صاحبہ	مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانڈاپٹی	دہلی گیٹ	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۷	عزیزم طارق محمود صاحب	" " " " "	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۸	" خالد محمود "	" " " " "	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۹	عزیزہ سائرہ صاحبہ	مکرم چوہدری منیر نواز صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۰	عزیزم شہزاد کامران صاحب	" منور کامران صاحب	کینال پارک	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۱	" ہاشم اکبر صاحب	" سید محمد احمد صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۲	عزیزہ عصمت ناصر (امریکہ)	" محمود احمد صاحب	کینال پارک	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۳	عزیزم منیب احمد صاحب	" عبد المقیت صاحب	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۵۴	" احمد ندیم "	" ظہیر نعیم صاحب	سلطان پورہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۵	نامزد احمدی بچوں کی طرف سے	" عبد السمیع صاحب	کینال پارک	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۶	عزیزم وحید انور صاحب	" غازی محمد انور صاحب	دار الذکر	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۷	" سلمان انور "	" " "	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۸	عزیزہ عائشہ انور صاحبہ	" " "	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۵۹	" فائزہ انور "	" " "	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۶۰	عزیزم عبد اللطیف شاد صاحب	" عبد الخالق شاد صاحب	مغلپورہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۶۱	" عبد الباسط صاحب	" چوہدری عبد الرشید صاحب	مزنگ	۵۰/-	۵۰/-
۱۶۲	" عبد الحفیظ "	" " "	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۶۳	عزیزہ امۃ الحفیظ نبیلہ صاحبہ	" بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۶۴	عزیزم سلمان احمد صاحب	" میجر عبد اللہ مہار صاحب	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۶۵	عزیزہ عطیۃ الحی صاحبہ	" عبد المنعم صاحب	مغلپورہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-

مرہم

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں!

اوقات: صبح ۸ بجے سے ایک بجے دوپہر تک ۔ شام ۴ بجے سے ۸ بجے شب تک۔

جو کہ احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں:

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم چوک مغلپورہ گکھڑ گوجرانوالہ — فون ۴۲۶۴

Digitized by khalafat Library Rabwah

Editor:
Shafique Qaiser
Mohammad Sha
bwah
Monthly TASH.HEE
Aman, 1356—Marc
EZ-UL-AZ
rch 1977
wah
Regd. No. L 7128
N. A. Press, Rabwa

شیزان

گھر بھر کی خوشی اور صحت کا ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ لاہور